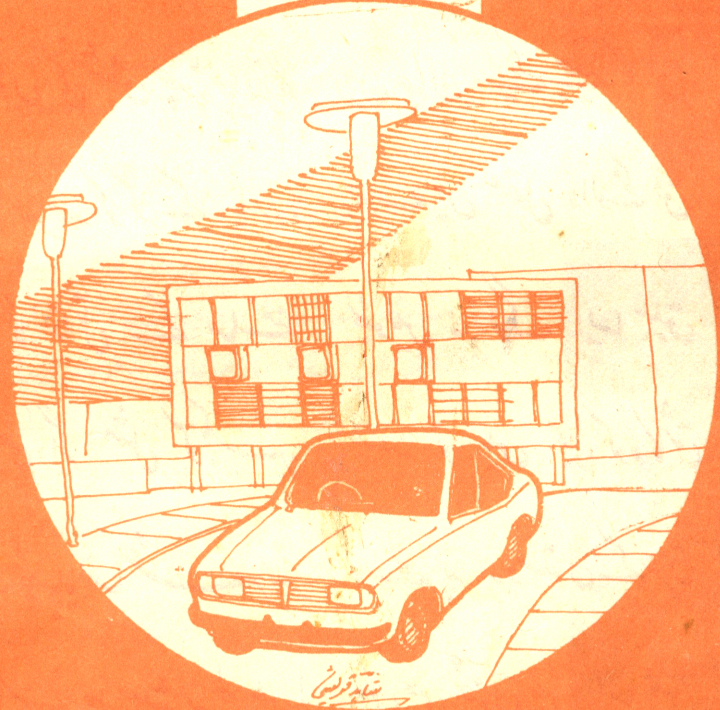
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

نگران اعلیٰ
مفتی محمود

اسلامی اقدار کا نقیب





لکھ کر وہ خونِ دل سے ورق چھوڑ جاؤں گا

دھرتی پہ اپنے خوں کی شفق چھوڑ جاؤنگا
مَیں جان دیکے جینے کا حق چھوڑ جاؤں گا

دیوانہ وار موت کی سرحد کو کر کے پار !
چہرے میں عقل والونکے فق چھوڑ جاؤں گا

مَیں قہقہے لگاؤں گا قاتل کے سامنے
بھُولیں نہ لوگ ایسا سبق چھوڑ جاؤں گا

موت آگئی مجھے بھی اگر مثلِ کوہکن
سینہ تو میں بھی کوہ کا شق چھوڑ جاؤں گا

وہ راز کھول کر جو چھُپایا تھا عُمر بھر
ماتھے پہ دوستوں کے عرق چھوڑ جاؤں گا

ڈوبے رہیں گے اس میں ہمیشہ یہ سطح بیں !
مَیں بھی جُنوں میں ایسا عمق چھوڑ جاؤں گا

اپنے لہُو سے بخشوں گا پھُولوں کو تازگی !
یُوں مَر کے زندگی کی رمق چھوڑ جاؤں گا

رکھیں گے یاد مجھ کو سدا اہلِ علم و فکر
وہ اپنی شاعری میں سبق چھوڑ جاؤں گا

مَیں اور تڑپ کے تجھ کو کروں خوش ، مُحال ہے
قاتل پہ ترے دل میں قلق چھوڑ جاؤں گا

سلمانؔ اہلِ دل ہی فقط پڑھ سکیں جسے
لکھ کر وہ خونِ دل سے ورق چھوڑ جاؤں گا

سلمان گیلانی شیخوپورہ



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۳

جمعۃ المبارک ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء ۲ صفر المظفر

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ — روپے
ششماہی
۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۵۰/۱۱ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

بیکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

ادارِیہ — اکرام القادری

مُبارک اِتحاد

پاکستان قومی اتحاد کے نام سے اپوزیشن سے تعلق رکھنے والی نو جماعتوں کا انتخابی اتحاد اربابِ اقتدار کی خواہش کے علی الرغم ایک مُبارک و مسعود اتحاد ہے۔

اس مبارک اتحاد کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اس میں محاذ سے تعلق نہ رکھنے والی دو جماعتیں تحریک استقلال اور جمعیۃ علماء پاکستان بھی شریک ہیں۔!

پاکستان قومی اتحاد نے اپنا مشترکہ نشان ہل تجویز کیا ہے۔ قومی اتحاد سے منسلک جماعتیں ایک ہی پرچم کے نیچے آنے والے انتخابات میں حصہ لینے کا عزم لے کر میدان میں آئی ہیں۔ پاکستان قومی اتحاد نے مشترکہ منشور شائع کرنے کا اظہار بھی کیا ہے جو خوش آیند امر ہے۔

اپوزیشن حلقوں کے مطابق پاکستان قومی اتحاد نے بنیادی، اصول طے کر لیے ہیں اور حکمران پارٹی کے مقابلہ میں قومی اتحاد کا مشترکہ واحد امیدوار کھڑا کرنے کی کوشش جاری ہے، جو بار آور ہوگی۔

اس اتحاد کے جو خوشگوار اور مُثبت نتائج برآمد ہوں گے وہ کوئی امرِ پوشیدہ نہیں۔ اربابِ اقتدار نے اپنے وسیع ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اپوزیشن کے خلاف مسلسل اور مربوط پروپیگنڈہ کر کے عامۃ الناس میں شکوک و شبہات کی جو فضا قائم کی تھی وہ بحمد للہ یکسر بدل گئی ہے۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ اپوزیشن کارکنوں اور ہمدردوں کے حوصلے سہ چند ہو گئے ہیں۔

اگر حکمران جماعت اپنی مخفی اور ظاہری چالوں کے ذریعہ اس اتحاد کو ختم کرانے میں ناکام رہی اور اپوزیشن رہنما ملک و قوم کے وسیع تر مفاد کی خاطر ہمزبانی کے ساتھ ساتھ ہمدلی کا مظاہرہ کرتے رہے تو آمریّت اور لادینیت کے مقابلہ میں اسلام اور جمہوریت کی فتح یقینی ہے۔

حکمران پارٹی کی حمایت میں ازلی مفاد پرستوں، پشتینی کاسہ لیسوں، مختلف ٹریڈ یونینوں کے خود ساختہ رہنماؤں اور ڈپو ہولڈروں کے علاوہ جو طاقت سب سے زیادہ مؤثر و مفید ہے وہ ہے ریڈیو اور ٹی وی کا شبانہ روز بے ہنگم پروپیگنڈہ اور ٹرسٹی اخبارات کی بے سروپا "دھماکہ خیز" خبریں' ان اخبارات کا وطیرہ ہی یہ بن چکا ہے کہ نت نئی افواہوں کے مرغولے فضائے آسمانی میں بکھیر کر ماحول کو گدلا کیا جائے خواہ ان افواہوں سے ملک و ملّت کے مفادات پر زد پڑتی ہو۔ خواہ پاکستانی قوم بین الاقوامی سطح پر رسوا ہوتی ہو۔ حکومت کے توشہ خانوں سے راتب حاصل کرنے کے لیے یہ ٹرسٹی اخبارات جھوٹے قصّے کہانیوں کی ایسی چنگاریاں چھوڑتے رہتے ہیں جن سے ملک کا خرمن امن تباہ ہوتا ہے تو ہو ان کے پو بارے رہیں۔

ان حالات میں اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے کارکنوں، ہمدردوں اور ملک و قوم کے سچے بہی خواہوں کو چاہیے کہ وہ اس نوع کی کسی بھی افواہ پر کان نہ دھریں جو ان کے اتحاد میں رخنہ انداز ہوتی ہو۔ آخر میں ہم گذارش کریں گے کہ پاکستان قومی اتحاد سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کو اپنا مُورال بلند رکھنا چاہیے، اور خلوص محبت لگن اور جذبہ حب الوطنی کے ساتھ اسلامی نظام کی پاکستان میں ترویج و جمہوریت کی بحالی کے لیے عام انتخابات کے مرحلے سے گذر جانا چاہیے۔ بس خدا ہی اپنے بندوں کا حامی و ناصر ہے۔

[illegible] چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

قاضی سلیم کے سلسلے میں وضاحتی بیان

منجانب زاہد الراشدی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

اخبارات میں قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ کی پریس کانفرنس کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے خود کو جمعیۃ علماء اسلام کا قانونی مشیر ظاہر کر کے پیپلز پارٹی میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں قومی پریس کا ریکارڈ درست رکھنے کی غرض سے مندرجہ ذیل وضاحت ضروری سمجھتا ہوں۔

قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ کچھ عرصہ قبل جمعیت علماء اسلام کے قانونی مشیر مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور متحدہ جمہوری محاذ کے مرکزی جائنٹ سیکرٹری تھے۔ لیکن جماعتی کارکن کافی عرصہ سے ان کی سرگرمیوں کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے اور صوبائی اسمبلی لاہور کے حلقہ ۶ کے ضمنی الیکشن کے موقع پر محاذ اور جمعیۃ کی پالیسی کے خلاف کھلم کھلا بیان بازی کے بعد نہ صرف یہ کہ متحدہ جمہوری محاذ سے ان کا نام واپس لے کر ان کی جگہ جناب عبدالحمید بٹ کا نام دیا گیا تھا، بلکہ نئی سہ سالہ مدت کے لیے جمعیت کی کسی بھی سطح کی مجلس میں ان کا نام شامل نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی اس مدت کے لیے ان کا فارم رکنیت پُر کرایا گیا تھا۔

قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ جمعیۃ سے عملاً "لاتعلق" کیے جانے کے باوجود گذشتہ ڈیڑھ سال سے بدستور کوشش کرتے رہے ہیں کہ جمعیۃ کے اہم اجلاسوں میں انہیں شرکت کا موقع ملتا رہے، لیکن انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ ۹ جنوری کو مرکزی پارلیمانی بورڈ کے اجلاس میں بھی انہوں نے مخصوص مقاصد کے تحت شریک ہونے کی انتہائی کوشش کی، مگر انہیں اجلاس کے کمرے سے اجلاس کے آغاز سے قبل نکال دیا گیا تھا۔

ان حالات میں قاضی صاحب موصوف کا خود کو جمعیۃ علماء اسلام کا قانونی مشیر اور ذمہ دار راہنما ظاہر کرنا بالکل خلافِ واقعہ ہے جس کی تردید ضروری ہو گئی ہے۔

قاضی صاحب کا پیپلز پارٹی میں شامل ہونا جمعیت کے حلقوں کے لیے قطعاً خلافِ توقع نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں حیرت ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنے اصلی گھر واپس جانے میں اس قدر تاخیر کیوں کر دی ہے؟ انہیں تو بہت عرصہ قبل اپنے "باس" کو ڈیوٹی مکمل ہو جانے کی رپورٹ کر دینا چاہیے

دہلی کا علمی خانوادہ

شاہ عبدالرحیم اور اُن کے فرزند

از حافظ سید رشید احمد ارشد سابق صدر شعبہ عربی، کراچی یونیورسٹی

حضرت شاہ عبدالرحیم ہادی اور حضرت شاہ محمد جمیل الرحمٰن راشد دہلوی دارالسلطنت دہلی کے گمنام مشائخ و علماء میں سے تھے۔ جنہوں نے برصغیر ہندو پاکستان میں زبردست اسلامی خدمات انجام دیں۔

حضرت شاہ عبدالرحیم ہادی جہادی کے لقب سے مشہور تھے۔ کیونکہ انہوں نے مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے، اس کے علاوہ انہوں نے علاقہ ہریانہ اور اس کے گرد و نواح میں ہندوانہ اور مشرکانہ رسومات اور بدعات کے خلاف ایک زبردست تحریک شروع کی۔ جس میں وہ کامیاب ہوتے۔ انہوں نے نکاح بیوگان کی حمایت میں بھی بہت کام کیا۔

مگر افسوس کے ساتھ تحریر کرنا پڑتا ہے کہ اس باکمال خاندان نے جو مذہبی، قومی اور علمی کارنامے انجام دیئے وہ ان کے اپنے زمانے میں بھی زیادہ شہرت نہیں حاصل کر سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے حالات اور کارنامے بالکل فراموش ہو گئے۔

لہٰذا اہم مطبوعہ اور غیر مطبوعہ نادر دستاویزات اور مخطوطات سے مدد لے کر حضرت شاہ عبدالرحیم ہادی اور ان کے فرزندوں کے مختصر حالات اہل علم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

خاندانی حالات

حضرت شاہ عبدالرحیم ہادی کا خاندان مستقل طور پر ۱۱۹۱ء میں برصغیر ہندو پاکستان میں آباد ہوا۔ اس سے پیشتر وہ سلطان محمد غوری اور بعد ازاں سکندر لودھی کے عہد میں ان کے امراء میں شامل تھے۔ اور سرکاری خدمات انجام دینے کے سلسلے میں مختلف مقامات پر منتقل ہوتے رہتے تھے۔ چنانچہ یہ خاندان بسلسلۂ ملازمت اپنے عہدوں کے ساتھ دہلی، جون پور، گور بنگلہ، بریلی (محلہ نومحلہ) اور حیدرآباد دکن منتقل ہوتا رہا۔

شاہ عبدالرحیم کے جد امجد میر سیف اللہ خان نظام الملک کی فوج میں اپنے والد سید حیدر خان کی جگہ حیدرآباد دکن میں ایک صدی کے سردار لشکر مقرر ہوئے تھے۔ ۱۸۳۲ء میں انہوں نے اپنا فوجی منصب چھوڑ دیا تھا۔ اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ دہلی کی طرف روانہ ہو گئے۔ مگر دوران سفر میں بمقام برہان پور متصل کھنڈواہ وہ فوت ہو گئے تاہم ان کے صاحبزادہ میر عبداللہ خان نے جو حضرت شاہ عبدالرحیم کے والد تھے، اپنا سفر جاری رکھا اور اپنے خاندان کے ہمراہ بخیر و عافیت دہلی پہنچ گئے اور وہاں آباد ہو گئے۔

شاہ عبدالرحیم ہادی

شاہ عبدالرحیم حیدرآباد دکن میں ۱۸۳۰ء میں پیدا ہوئے تھے، جب وہ شیر خوار تھے۔ اس وقت ان کے والد میر عبداللہ خان حیدرآباد دکن سے دہلی روانہ ہوتے۔ اور وہ اپنے خاندان کے ساتھ دہلی آ گئے تھے۔

دہلی میں ابتدائی تعلیم کا کچھ حصہ انہوں نے اپنے والد محترم سے حاصل کیا۔ اور دہلی ہی میں انہوں نے حافظ محمد فضل عظیم قادری پشاوری سے قرآن کریم کی تعلیم کا آغاز کیا۔ مگر جب وہ کسی وجہ سے پشاور چلے گئے تو اپنے استاد محترم سے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے وہ آٹھ سال کی عمر میں پیادہ پا دہلی سے پشاور روانہ ہوئے۔ اور پیدل سفر کی تمام مشقتیں اس نوعمری میں برداشت کرتے ہوئے پشاور پہنچ گئے۔ اور وہاں رہ کر حافظ محمد فضل عظیم سے کلام اللہ کی ناظرہ تعلیم مکمل کی۔ اس کے بعد ان ہی استاد محترم کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق اخوند شاہ محمد عبدالغفور قادری کی خدمت میں سوات میں حاضر ہوئے۔ اور وہیں قرآن مجید حفظ کیا۔ اور اس کے بعد باطنی اور روحانی تعلیم کے ساتھ ساتھ عربی صرف و نحو اور فقہ کی تعلیم بھی حاصل کی۔ اور حضرت اخوند شاہ محمد عبدالغفور قادری کے روحانی مرید ہو گئے۔

حضرت پیر و مرشد کے ارشاد اور حکم کے مطابق آپ باقی کتب درسیہ یعنی حدیث و تفسیر اور طب کی تعلیم کے لئے پھر دہلی آئے اور وہاں اعلیٰ دینی اور طبی تعلیم حاصل کر کے دوبارہ پیر و مرشد کی خدمت میں سوات پہنچے اور باطنی تعلیم اور روحانی تربیت مکمل کی۔

جب شیخ طریقت نے یہ ملاحظہ کیا کہ آپ ظاہری اور باطنی تعلیم سے فارغ ہو گئے ہیں تو انہوں نے ہندوستان (دہلی جانے کی اجازت دے دی لہٰذا آپ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے کچھ عرصہ پہلے دہلی پہنچ گئے تھے۔

اساتذہ

آپ کے اساتذہ میں دہلی کے مندرجہ ذیل علماء و مشائخ شامل تھے۔

۱۔ مفتی محمد صدرالدین آزردہ،

۲۔ مولانا محمد کریم اللہ،

۳۔ حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی (معروف بہ حاجی میاں محدث مہاجر مکی) برادر حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی،

۴۔ شیخ الوقت سید عثمان مرغنی مدنی،

طب کی تعلیم آپ نے حکیم احسن اللہ خان دہلوی اور حکیم فیض علی گڑھیا والے سے حاصل کی۔

ملازمت

۱۸۵۷ء کے بعد جب انگریزوں کی حکومت مکمل طور پر تمام ہندوستان میں قائم ہوگئی تو آپ نے بنگال رجمنٹ میں تعلیمی ملازمت اختیار کی اور پندرہ سال تک فوجیوں کو عربی فارسی اور پشتو پڑھاتے رہے۔ آپ رجمنٹ کے امام بھی رہے۔ فوج کے اعلیٰ انگریز افسر آپ کی عزت کرتے تھے۔ وہ آپ کے شریفانہ اخلاق اور علمی قابلیت کے ہمیشہ معترف رہے۔

رسوم بد کے خلاف جہاد

ملازمت کے آخری زمانے میں آپ حج کے لئے حجاز مقدس تشریف لے گئے۔ جب آپ حج سے فارغ ہوکر واپس تشریف لائے تو اکثر علماء و مشائخ نے اصرار کیا کہ آپ علاقہ ہریانہ میں رسوم بد کے خلاف جہاد کریں اور وعظ و تبلیغ کرکے وہاں کے مسلمانوں کو مذموم اور مشرکانہ ہندو رسموں سے باز رکھیں۔ بالخصوص انہیں نکاح بیوگان کے لئے آمادہ کریں۔

نکاح بیوگان کی بندش

آپ نے علماء و مشائخ کی یہ دعوت قبول کر لی اور مکمل طور پر اس زبردست تحریک کو کامیاب بنانے پر آمادہ ہوگئے۔ اس زمانے میں مسلمان راجپوتوں کا یہ حال تھا کہ وہ نکاح بیوگان کا نام لینے والوں کو مار ڈالتے تھے۔ اور اس معاملے میں وہ کسی بڑے سے بڑے مبلغ یا پیر و مرشد کے وعظ و تبلیغ کو سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ کیونکہ آٹھ سو سال سے اس علاقے میں بیوگان کے نکاح کی بندش تھی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ اس علاقے میں بدکاری اور زناکاری عام تھی۔ مگر نکاح ثانی کو برا سمجھا جاتا ہے۔

ہندوانہ رسمیں

اس کے علاوہ اس علاقے میں اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں میں تمام ہندوانہ رسمیں نافذ تھیں جن پر روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہایا جاتا تھا۔

ان تمام مشکلات کے باوجود حضرت شاہ عبدالرحیم ہادی نے اللہ کا نام لے کر نکاح بیوگان کی حمایت میں پمفلٹ بھی لکھے اور نظم و نثر دونوں ذریعوں سے اس تحریک کو پروان چڑھایا۔

مخلصانہ تبلیغ

آپ جس علاقے میں جاتے اپنا خرچ خود برداشت کرتے تھے اور کسی سے کوئی نذرانہ قبول نہیں کرتے تھے۔ آپ نہ صرف نکاح بیوگان کی حمایت کے لئے کام کرتے تھے۔ بلکہ خلاف شریعت تمام بری رسموں کے خلاف بھی وعظ کہتے تھے اور علاقوں کے لوگوں سے علمی طور پر بری رسموں سے توبہ کراتے تھے۔ چنانچہ جب آپ نے رہتک کے بیوپاری (تاجروں) سے ناچ گانے اور ڈھول باجے بجانے سے توبہ کرائی تو انہوں نے پانچ سو روپے نقد پیش کئے۔ مگر آپ نے اپنی ذات کے لئے ایک حبہ نہیں لیا۔ بلکہ تمام رقم شہر کی مسجد کلاں کی تعمیر میں دے دی۔ جو استرکاری کے بغیر ویران پڑی ہوئی تھی۔

عظیم الشان کامیابی

حضرت شاہ عبدالرحیم نے ہریانہ اور اس کے گرد و نواح کے دیہاتی مسلمانوں سے ہندوانہ لباس ترک کرایا۔ ان کی بڑی بڑی مونچھیں کتروائیں ناچ گانا باجے ڈھول بجوانا سہرا کنگنا اور شادی بیاہ کی تمام رسوم بد چھڑوائیں آخر لگاتار اور مسلسل کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ علاقہ جہاں آٹھ سو سال سے بیوہ عورتوں کا نکاح ممنوع تھا۔ اب وہاں سینکڑوں بیوہ خواتین کے نکاح ثانی ہونے لگے اور ان تمام علاقوں سے نکاح بیوگان کی بندش ٹوٹ گئی۔ یہ زبردست اسلامی خدمت تھی۔ جو تن تنہا آپ نے بلاخوف و خطر انجام دی۔

اس تبلیغی مقصد کے لئے آپ نے بہت سے پمفلٹ اور کتابچے تحریر فرمائے۔ جن میں کفر توڑ، رسم چھوڑ، منکر مروڑ اور فتح سنت الاسلام میں آپ نے یہ مکمل رپورٹ تحریر فرمائی ہے۔ کہ کن مقامات میں نکاح بیوگان جاری ہوا اور کن لوگوں نے اس نیک کام میں آپ سے تعاون کیا۔

تبلیغی پمفلٹ کی تقسیم

آپ نے یہ مذکورہ منظوم کتاب نہایت لطافت اور ظرافت کے ساتھ تصنیف فرمائی اور نواب صاحب چھتاری کی مالی امداد سے اس کے ایک ہزار نسخے طبع کرائے جو ہریانہ کے تمام علاقے میں مفت تقسیم کئے گئے اور مبلغین اور واعظین کو بھی ان کے نسخے دیئے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نکاح بیوگان کی تحریک کو مزید ترقی ہوئی اور وہ کامیاب ہوگئی۔

تبلیغی تحریک کے قدردان

کوئی تحریک مالی امداد کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتی۔ بالخصوص جب کہ آپ اہل علاقہ کی کوئی مالی امداد یا نذرانہ قبول نہیں کرتے تھے لہٰذا اس تحریک کو چلانے اور اس کے لئے مختلف پمفلٹ اور کتابچے شائع کرانے میں بعض مخیر حضرات نے حصہ لیا۔ چنانچہ آس پاس کے جن نوابوں نے اس تبلیغی، سماجی اور اصلاحی تحریک میں آپ کی مالی امداد کی ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ نواب شائستہ خان، ۲۔ نواب ارتضیٰ خان

۳۔ نواب مصطفےٰ خان رئیس جہانگیر آباد،

۴۔ نواب حاجی فیض احمد خان رئیس تاولی،

جب اس تبلیغی کام کو انجام دینے میں آپ

نے ملازمت چھوڑ دی تو والی دوجانہ نواب محمد سعادت علی خان بہادر آپ کے تمام اخراجات کے کفیل رہے۔ پھر جب نواب موصوف کی وفات ہوئی تو ان کے بعد نواب چھتاری محمد محمود علی خان نے تا وفات آپ کی قدر دانی جاری رکھی آپ کی وفات کے بعد وہ آپ کی اولاد کی بھی مالی امداد کرتے رہے۔

شاہ عبدالرحیم صاحب نے اس عظیم الشان تحریک کی کامیابی کے بعد جھجھ ضلع رہتک میں ایک شاندار جامع مسجد تعمیر کرائی اور وہیں ایک تعلیمی مدرسہ قوت الاسلام رحیمیہ بھی قائم کیا۔

شاعری اور تصانیف

شاہ عبدالرحیم صاحب فارسی اور اردو زبان کے ایک خوش گو شاعر بھی تھے۔ اور ہادی تخلص کرتے تھے۔ مگر ان کی شاعری مذہبی اور قومی تحریکات کے لئے وقف تھی۔ چنانچہ انہوں نے مذکرہ بالا قومی تحریکات کے سلسلے میں بعض منظوم کتابچے بھی شائع کرائے۔ مختلف تبلیغی چھوٹے چھوٹے پمفلٹ کے علاوہ آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف کا پتہ چلا ہے۔ اب تقریباً یہ سب کتب نایاب ہیں۔

۱۔ کتاب اللغات، ۲۔ مرآۃ القرآن
۳۔ تحفۃ الصحیح (فارسی منظوم)
۴۔ چیستان مرفیان
۵۔ روضۃ المستقیم (پندونصائح میں)
۶۔ رحمۃ الرحیم فی ذکر النبی الکریم
۷۔ تزویج الایامی (نکاح بیوگان)
۸۔ رانڈوں کی شادی (خورد و کلاں)
۹۔ فتح سنت الاسلام

وفات

آخر عمر میں آپ کو درد گردہ کا عارضہ لاحق ہوا تھا۔ چنانچہ اس بیماری کی وجہ سے آپ نے پچپن سال کی عمر میں ماہ ذوالقعدہ ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۵ء میں بروز شنبہ ظہر و عصر کے درمیان وفات پائی۔ نماز جنازہ بعد نماز مغرب، جامع مسجد دہلی میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد آپ کو درگاہ خواجہ باقی باللہ کے پختہ احاطہ کے گوشہ شمال مغرب میں دفن کیا گیا۔ لوح مزار پر "قدر رضی اللہ عنہ" کا مادہ تاریخ کندہ ہے

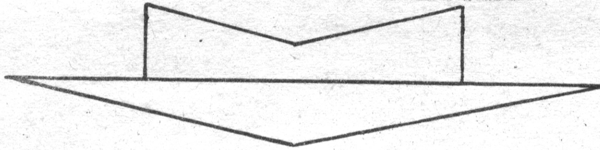
اولاد

حضرت شاہ عبدالرحیم کے پانچ فرزند تھے۔

۱۔ شاہ جمیل الرحمٰن صاحب،
۲۔ مولوی امان الرحمٰن صاحب،
۳۔ کیپٹن حبیب الرحمٰن صاحب،
۴۔ جناب سعید الرحمٰن صاحب،
۵۔ حافظ عثمان الرحمٰن صاحب،

ایک صاحبزادی تھیں جو علامہ راشد الخیری کے سلسلہ ازدواج میں منسلک ہوئیں۔ آپ کی سب اولاد نیک، صالح اور دیندار تھی تاہم آپ کے دو صاحبزادے نہایت عالم فاضل اور مشائخ میں سے تھے۔ شاہ جمیل الرحمٰن صاحب اور مولوی امان الرحمٰن صاحب، ان دونوں حضرات نے دینی اور اسلامی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد یہ دونوں فرزند تعلیم و تبلیغ اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ لہٰذا ان دونوں صاحبزادوں کے مختصر حالات بیان کئے جاتے ہیں۔

شاہ جمیل الرحمٰن راشد دہلوی



شاہ جمیل الرحمٰن صاحب ۲۳ رجب بروز پنج شنبہ ۱۲۷۹ھ میں بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ سب سے پہلے آپ کے والد محترم نے آپ کو قرآن حفظ کرایا اور پھر فارسی و عربی کی ابتدائی درسی کتب کی تعلیم دی۔ بعد ازاں آپ مدرسہ عربیہ فتحپوری دہلی میں داخل ہوئے جو اسی زمانے میں قائم ہوا تھا۔ وہاں آپ نے مروجہ درس نظامی کی تکمیل ۱۸۸۳ء میں کی اور سند فراغت حاصل کی۔ اسی سال آپ نے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان منشی فاضل (فارسی) اور مولوی فاضل عربی دونوں میں کامیابی حاصل کی اس کے بعد ۱۸۹۲ء میں آپ نے مدرسہ طبیہ دہلی سے علم طب کی سند تکمیل حاصل کی۔ یہ مدرسہ طبیہ اسی زمانے میں حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان کی نگرانی میں قائم ہوا تھا۔

اساتذہ

آپ کے مشہور اساتذہ جن سے آپ نے مختلف علوم کی تعلیم حاصل کی مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ مولوی محمد شاہ محدث سے جو سب سے پہلے مدرسہ عالیہ فتحپوری کے صدر مدرس مقرر ہوئے تھے، آپ نے علم حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

۲۔ مولانا فیض الحسن سہارنپوری سے آپ نے عربی ادب کی تعلیم حاصل کی۔

۳۔ شمس العلماء مولوی عبدالحق خیرآبادی سے آپ نے معقولات (فلسفہ و منطق) کی تعلیم حاصل کی۔

۴۔ حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان بانی مدرسہ طبیہ دہلی (برادر حکیم اجمل خان) سے طب کی تعلیم حاصل کی۔

۵۔ تصوف میں آپ حاجی منور علی شاہ فاضل پوری کے تربیت یافتہ تھے۔

تعلیم و تدریس

جب مولانا الطاف حسین حالی عربک اسکول دہلی سے رخصت پر گئے تو آپ ۱۸ مہینے تک ان کے قائم مقام مدرس رہے۔ اس کے بعد آپ سینٹ اسٹیفینس (مشن) کالج دہلی میں عربی کے پروفیسر ۱۸۸۶ء میں مقرر ہوتے۔ جہاں طلبہ کو آپ نہایت تندہی اور محنت کے ساتھ عربی کی تعلیم

دیتے رہے اور آپ کے تعلیمی نتائج نہایت عمدہ رہے یعنی انٹرمیڈیٹ اور بی اے طلبہ کا نتیجہ اس قدیم زمانہ میں سو فیصد ہوتا تھا۔

اس زمانہ میں دہلی یونیورسٹی قائم نہ تھی۔ دہلی پنجاب کا ضلع ہوتا تھا۔ اور اس وجہ سے تمام امتحانات پنجاب یونیورسٹی کے ماتحت ہوتے تھے۔ اسکے باوجود آپ کی عربی کلاسوں کے تمام طلبہ کامیاب ہوتے تھے۔ اس کا ثبوت ہمیں اس سارٹیفکیٹ سے ملا جوان کے خاندانی کاغذوں میں ہمیں دستیاب ہوا ہے۔ جس میں اس زمانے کے سینٹ اسٹیفینس کالج کے پرنسپل ایس، ایس، آل نٹ کے دستخط سے اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ انٹرمیڈیٹ اور بی اے کے عربی طلبہ کا ۱۸۸۹ء اور ۱۸۹۰ء میں نتیجہ سو فیصد رہا اور تمام طلبا کامیاب ہوئے۔

یہ ملحوظ خاطر رہے کہ دارالسلطنت دہلی میں اس زمانہ میں یہی واحد کالج تھا۔ جہاں بی اے تک تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کے قابل سائنس اکثر انگریز یا یورپین ہوتے تھے اور شروع سے لے کر موجودہ زمانے تک اس کے بلند معیار کی بہت شہرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے ہندو مسلمان اور عیسائی طلبہ آگے چل کر بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے اور انہوں نے دہلی اور برصغیر ہند و پاکستان کا نام روشن کیا۔

آپ کے کالج کے زمانے کے ممتاز شاگردوں میں مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی بھی تھے۔ جو اردو زبان کے مشہور مزاحیہ ادیب تھے انہوں نے عربی زبان کی تعلیم جناب شاہ جمیل الرحمٰن سے حاصل کی جیسا کہ مضامین فرحت میں مذکور ہے۔

مرزا فرحت اللہ بیگ کا بیان ہے کہ حضرت شاہ صاحب کی کلاس میں زیادہ تر تصوف کے مسائل زیر بحث آتے تھے۔

جب آپ پر روحانیت اور تصوف کے اثرات غالب آ گئے تو آپ نے کالج کی پروفیسری سے استعفا دے دیا اور آپ کے بعد استاذ محترم شمس العلماء مولوی عبدالرحمٰن دہلوی آپ کے جانشین ہوئے۔

اجمیر شریف میں قیام

۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۳۲ء میں آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو آپ پر روحانیت اور تصوف کا اثر غالب آچکا تھا۔ لہذا آپ نے کالج کی پروفیسری سے استعفا دے دیا۔ چونکہ آپ طبیب بھی تھے اور ڈیڑھ سال تک آپ مدرسہ طبیہ دہلی میں طب کے اعزازی مدرس بھی رہ چکے تھے اسی لئے آپ نے طبابت کو ذریعہ معاش بنایا اور مستقل طور پر اجمیر شریف میں مقیم ہو گئے کیونکہ آپ بیس سال کی عمر سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت رکھتے تھے۔

اور ہر سال دہلی سے درگاہ شریف زیارت کے لئے جاتے تھے۔ اور تعطیلات اجمیر شریف ہی میں بسر کرتے تھے۔

اجمیر شریف کے قیام کے زمانے میں آپ

علامہ سید سلیمان ندوی

عالمگیر اور دائمی پیغمبر کی زندگی

خدا کی محبت کا اہل اور اس کے پیار کا مستحق بننے کے لئے ہر مذہب نے ایک ہی تدبیر بتائی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس مذہب کے شارع اور طریقہ کے بانی نے جو عمدہ نصیحتیں کی ہیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔ لیکن اسلام نے اس سے بہتر تدبیر اختیار کی ہے۔ اس نے اپنے پیغمبر کا مجسمہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے، اور اس عملی مجسمہ کی پیروی اور اتباع کو خدا کی محبت کے اہل اور اس کے پیار کے مستحق بننے کا ذریعہ بنایا ہے۔ چنانچہ اسلام میں دو چیزیں ہیں **کتاب اور سنت،** کتاب سے مقصود خدا کے احکام ہیں، جو قرآن مجید کے ذریعہ سے ہم تک پہنچے ہیں اور سنت جس کے لغوی معنی راستہ کے ہیں، وہ راستہ جس پر پیغمبر اسلام علیہ السلام خدا کے احکام پر عمل کرتے ہوئے گذرے۔ یعنی آپ کا عملی نمونہ جس کی تصویر احادیث میں بصورت الفاظ ہے۔ الغرض ایک مسلمان کی کامیابی اور تکمیل روحانی کے لئے جو چیز ہے وہ سنت نبوی ہے۔

وہ تمام اشخاص جو کسی مذہب کے حلقہ اطاعت میں داخل ہوں ناممکن ہے کہ وہ کسی ایک ہی صنف انسانی سے متعلق ہوں۔ اس دنیا کی بنیاد ہی اختلاف عمل پر ہے۔ باہمی تعاون اور مختلف پیشوں اور کاموں ہی کے ذریعہ سے یہ دنیا چل رہی ہے۔ اس میں بادشاہ یا رئیس جمہور اور حکام بھی ضروری ہیں۔ اور محکوم مطیع اور فرمانبردار رعیت کا ہونا بھی ضروری ہے اور قوموں کے سپہ سالاروں اور افسروں کا بھی، غریب بھی ہیں اور دولت مند بھی رات کے عابد و زاہد بھی ہیں اور دن کے سپاہی اور مجاہد بھی اہل و عیال بھی ہیں اور دوست و احباب بھی تاجر اور سوداگر بھی ہیں اور امام اور پیشوا بھی، غرض اس دنیا کا نظم و نسق ان مختلف اصناف کے وجود اور قیام ہی پر موقوف ہے۔ اور ان تمام اصناف کو اپنی اپنی زندگی کے لئے عملی مجسمہ اور نمونہ کی ضرورت ہے۔ اسلام ان تمام انسانوں کو سنت نبوی کی اتباع کی دعوت دیتا ہے۔

اس کے صاف معنی یہ ہیں۔ وہ مختلف طبقات انسانی کے لئے اپنے پیغمبر کی عملی سیرت میں نمونے اور مثالیں رکھتا ہے۔ اسلام کے صرف اسی نظریہ سے ثابت ہو جاتا ہے کہ پیغمبر اسلام کی سیرت میں جامعیت ہے۔ یعنی انسانوں کے ہر طبقہ اور صنف کے لئے، اس کی سیرت پاک میں نصیحت پذیری اور عمل کے لئے درس اور سبق موجود ہیں۔ ایک حاکم کے لئے محکوم کی زندگی اور ایک محکوم کے لئے حاکم کی زندگی، ایک دولتمند کے لئے غریب کی زندگی، اور ایک غریب کے لئے دولت مند کی زندگی کامل مثال اور نمونہ نہیں بن سکتی، اس لئے ضرورت ہے کہ عالم گیر اور دائمی پیغمبر کی زندگی ان تمام مختلف مناظر کے رنگ برنگ پھولوں کا گلدستہ ہو۔

اصناف انسانی کے بعد دوسری جامعیت خود ہر انسان کے مختلف لمحوں کے مختلف افعال کی ہے، ہم چلتے پھرتے بھی ہیں، اٹھتے بیٹھتے بھی، کھاتے پیتے بھی ہیں، سوتے جاگتے بھی، ہنستے بھی ہیں روتے بھی، جیتے بھی ہیں، اتارتے بھی، نہاتے بھی ہیں، دھوتے بھی، لیتے بھی ہیں دیتے بھی، سیکھتے بھی ہیں، سکھاتے بھی، مارتے بھی ہیں، مرتے بھی، کھاتے بھی ہیں اور کھلاتے بھی، احسان لیتے بھی ہیں اور کرتے بھی، اپنی جان دیتے بھی ہیں اور بچاتے بھی، عبادت و دعا بھی کرتے ہیں اور کاروبار بھی، مہمان بھی بنتے ہیں اور میزبان بھی، ہم کو ان تمام امور کے متعلق جو ہمارے مختلف افعال جسمانی سے تعلق رکھتے ہیں، عملی نمونوں کی ضرورت ہے۔ جو ہم کو ہر نئی حالت کے پیش آتے ہی ایک نئی ہدایت کا سبق اور نئی رہنمائی کا درس دیں۔

ان افعال کے بعد جن کا تعلق اعضا سے ہے، وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل و دماغ سے ہے۔ اور جن کی تعبیر ہم اعمال قلب یا جذبات اور احساسات سے کرتے ہیں۔ ہر آن ہم یک سے عمل یا جذبہ یا احساس سے متاثر ہوتے ہیں ہم کبھی راضی ہیں، کبھی ناراض کبھی خوش ہیں۔ کبھی غمزدہ کبھی مصائب سے دوچار ہیں اور کبھی نعمتوں سے مالا مال کبھی ناکام ہوتے ہیں اور کبھی کامیاب، ان سب حالتوں میں ہم مختلف جذبات کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اخلاق فاضلہ کا تمام تر انحصار انہی جذبات اور احساسات کے اعتدال اور باقاعدگی پر ہے۔ ان سب کے لئے ہم کو ایک عملی سیرت کی حاجت ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہماری ان اندرونی سرکش اور بے قابو قوتوں کی باگ ہو جو انہی راستوں پر ہمارے نفس کی غیر معتدل قوتوں کو لے چلے جن پر سے مدینہ کا بے نفس انسان کبھی گذر چکا ہے۔

عزم، استقلال، شجاعت، صبر، شکر، توکل، رضا بقضا مصیبتوں کی برداشت، قربانی، قناعت، استغنا، ایثار، جود، تواضع، خاکساری، مسکنت، حوصلہ، تہذیب فراز، بلند و پست تمام اخلاقی پہلوؤں سے

جو مختلف انسانوں کو مختلف حالتوں میں یا ہر انسان کو مختلف صورتوں میں پیش آتے ہیں، ہم کو عملی ہدایت اور مثال کی ضرورت، مگر وہ کہاں مل سکتی ہے؟ سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس! حضرت موسیٰ کے پاس ہم کو سرگرم شجاعانہ قوتوں کا خزانہ مل سکتا ہے۔ مگر نرم اخلاق نہیں! حضرت عیسیٰ کے ہاں نرم اخلاق کی بہتات ہے، مگر سرگرم اور خون میں حرکت پیدا کرنے والی قوتوں کا وجود نہیں، انسان کو اس دنیا میں ان دونوں قوتوں کی معتدل حالت میں ضرورت ہے۔ اور ان دونوں قوتوں کی جامع اور معتدل مثالیں صرف پیغمبر اسلام کی سوانح میں مل سکتی ہیں۔

غرض ایک ایسی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔

اگر دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو، اگر غریب ہو تو شعب ابی طالب کی قید اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو، اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو، اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو، اگر فاتح ہو تو بدر وحنین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ، اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکہ احد سے عبرت حاصل کرو، اگر تم استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم قدس کو دیکھو، اگر شاگرد ہو تو روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ، اگر واعظ ہو تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو، اگر تنہا و بے کسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبی کا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے ہے۔

● — سبی کے ریلوے رننگ سٹاف کی ہڑتال!

● — ناکارہ انجنوں کو چلانے سے انکار!

● — بلوچستان میں الیکشن کے لئے سرکاری خزانے کا استعمال شروع ہو گیا

بلوچستان میں ریلوے کی کارستانیوں کے بارے میں پچھلی ڈائری میں کچھ عرض کیا گیا تھا۔ ریلوے کی انتظامیہ کی وجہ سے "ہرک" میں دو انجنوں کا حادثہ پیش آیا۔ اس میں دونوں انجن بالکل تباہ ہو گئے۔ اور ڈرائیور سرفراز ہلاک ہو گیا۔ ہرک کے حادثے کے بعد سبی کے قریب "ڈینگرا" ریلوے سٹیشن پر ایک اور انجن میں آگ لگ گئی۔ اگرچہ ریلوے انتظامیہ نے حسب روایت یہی کہا۔ کہ بریک فیل ہونے کی وجہ سے "ہرک" کا حادثہ پیش آیا تھا۔ مگر تحقیق کے بعد معلوم ہوا۔ کہ اس کی ذمہ داری ریلوے انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے۔ جس کی تفصیل پچھلی ڈائری میں قلمبند کر چکا ہوں۔ مزید میں نے عرض کی تھی کہ بلوچستان کے لئے اکثر ناکارہ انجن روانہ کئے جاتے ہیں۔ میری اس بات کی تصدیق سبی رننگ سٹاف کی ہڑتال سے ہو گئی۔ سبی رننگ سٹاف (جس میں ڈرائیور فائرمین اور گارڈ شامل ہیں) نے ان ناکارہ انجنوں کو چلانے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اور تمام رننگ سٹاف نے مکمل ہڑتال کر دی۔

رننگ سٹاف کے ایک نمائندے نے "ہرک" اور "ڈینگرا" سٹیشنوں کے حادثات کی ذمہ داری ریلوے حکام پر عائد کر دی، انہوں نے کہا کہ جبراً ہمیں خستہ حال انجنوں کو چلانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے، اور سٹاف کے انکار پر ان کے خلاف یک طرفہ کاروائی کی جاتی ہے۔ ریلوے انتظامیہ کی لاپرواہی سے دو خطرناک حادثات ہو چکے ہیں۔ اور اس پہاڑی علاقے میں اگر یہی ناکارہ انجنوں کو چلایا گیا تو مزید حادثات کا خدشہ ہے۔ اس ہڑتال سے ٹرینوں کی آمد و رفت میں خلل واقع ہوا ہے۔ ہڑتال کی وجہ سے ریلوے انتظامیہ کافی بدحواس ہو گئی۔ کوئٹہ سے ڈی ایم ای فوری طور پر سبی پہنچ گئے ہیں اور رننگ سٹاف کے نمائندوں سے مذاکرات کر رہے ہیں۔ ہڑتالی ملازمین کا کہنا ہے کہ سبی میں موجود اکثر انجن ناکارہ ہیں۔ اور بعض کی مرمت سبی ریلوے ورکشاپ میں ممکن نہیں ہے۔ ان کو روہڑی ورکشاپ بھیجا جائے مگر ریلوے انتظامیہ انجنوں کی کمی کی وجہ سے انہی انجنوں کو معمولی مرمت کے بعد کام میں لانا چاہتی ہے اور ریلوے محفوظ سفر کو خطرناک بنا رہی ہے۔

ورین اشار رننگ سٹاف نے اپنے اجلاس میں ہڑتال جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور متعدد قرار دادیں منظور کی ہیں۔ ان میں کوئٹہ ڈویژن کے ملازمین کو (جو کہ انتہائی شدید حالات میں ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔) دوسرے ڈویژنوں کی نسبت ڈیڑھ گنا زیادہ اجرت ملنی چاہیے۔ حالانکہ اس وقت ان کو جو اجرت مل رہی ہے۔ وہ دوسرے ڈویژنوں میں ملنے والی اُجرت کی نصف کے برابر ہے۔ اور کوئٹہ ڈویژن کی ترقیوں کا تناسب دوسرے ڈویژنوں کے برابر کی جائے۔ ان مطالبات کو تسلیم کروانے کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل پانچ افراد شامل ہیں۔

۱۔ جناب اے انجم، ۲۔ جناب الیف سجاد حسین،
۳۔ جناب چودھری عبدالرشید،
۴۔ 〃 عبدالحمید ربانی،
۵۔ 〃 فتح محمد،

حزب اختلاف کی طرف سے الیکشن میں سرکاری خزانے کے استعمال کے متعلق خدشات آپ نے اخبارات میں پڑھے ہونگے۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان کی مرکزی عاملہ کے اجلاس میں بھی اس کے بارے میں قرار داد پاس ہوئی تھی کہ حکومت الیکشن میں سرکاری خزانے کو بے دریغ استعمال کرے گی۔ ہمارے ہاں بلوچستان میں ابھی سے یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر ضلع قلات نے مستونگ پیپلز پارٹی کے عہدیداروں اور ورکروں میں موٹر سائیکلیں اور بائیسکلیں تقسیم کی ہیں۔ ان میں پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کے تین ارکان کو تین عدد موٹر سائیکلیں دی گئی ہیں۔ اور مندرجہ ذیل سات اشخاص کو بائیسکلیں دی گئیں ہیں۔

۱۔ رئیس غلام نبی، ۲۔ میر احمد خان
۳۔ میر عبدالنبی کرد، ۴۔ ملک پیر محمد یوسفزئی
۵۔ ملک حضور بخش، ۶۔ میر محمد اکبر خان
۷۔ بابو رسول بخش،

یہ تحفے ڈپٹی کمشنر ضلع قلات جناب میر نوشیروان نے دیئے ہیں۔ اب بھلا بتایئے کہ کس طرح اعتبار کیا جائے کہ انتظامیہ انتخابات میں غیر جانبدار رہے گی۔ ڈی سی جیسا انتظامی سربراہ جب کھلم کھلا حکومتی

پارٹی کو سپورٹ کرے۔ تو پھر کسی اور انسر سے کیا توقع۔ یہ موٹر سائیکلیں اور بائیسکلیں، ان لوگوں کو اس لئے دیتے گئے ہیں۔ کہ یہ الیکشن میں پارٹی کے لئے ورک کریں۔ لیکن پیپلز پارٹی والوں کو نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہیے۔ کہ ان موٹر سائیکلوں اور رکشوں سے کچھ نہ ہوگا۔ اگر انتخابات منصفانہ ہوتے تو مستونگ کے عوام بتا دیں گے کہ پیپلز پارٹی کی مقبولیت کیا ہے۔ صوبائی پیپلز پارٹی بھی ضلع قلات اور ضلع خضدار سے خوفزدہ ہے اس لئے اب موٹر سائیکلوں کی کھیپ بھیجی جا رہی ہے میر نوشیروان صاحب ڈپٹی کمشنر قلات کو شاید مستونگ کے عوام کا رویہ نہیں معلوم ورنہ وہ ....؟؟

بہر حال یہ ہیں وہ حالات جس سے بلوچستان میں غریب عوام دوچار ہیں۔ ڈنڈے، گولی، قید و بند سے بھی نہ جھکے اب ان کے سامنے زر و جواہر کے ڈھیر لگاتے جا رہے ہیں۔ دیکھیئے کہ اس سیلاب میں بھی بچنے والے انشاءاللہ بچ ہی جائیں گے۔

یار زندہ صحبت باقی

جناب محمد زاہد

نمائندہ ترجمان اسلام،
سکھر اور خیرپور کے دورہ پر
ہیں۔ جماعتی احباب تعاون فرمائیں

از سید عطاء الرحمٰن جعفری سیکرٹری اطلاعات

انتخاب کے سلسلے میں ضروری ہدایات

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں کی تقسیم

قومی اسمبلی ۲۱۶ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ اس میں خواتین کے لیے دس اور اقلیتوں کے لیے چھ نشستیں مختص کی گئی ہیں۔ قومی اسمبلی کے لیے نشستوں کی تقسیم حسب ذیل ہے:

صوبہ سرحد :--------۲۶

وفاقی حکومت کے زیر انتظام

قبائلی علاقے :--------۸

وفاقی دارالحکومت --------۱

پنجاب :--------۱۱۵

سندھ :--------۴۳

بلوچستان :--------۷

خواتین :--------۱۰

اقلیتیں :--------۶

کل تعداد :--------۲۱۶

صُوبائی اسمبلیوں کی تقسیم

پنجاب اسمبلی

عام نشستیں :--------۲۴۰

خواتین --------۱۲

اقلیتیں --------۵

کل تعداد --------۲۵۷

سندھ اسمبلی

عام نشستیں --------۱۰۰

خواتین --------۵

اقلیتیں :--------۲

کل تعداد :--------۱۰۷

سرحد اسمبلی

عام نشستیں --------۸۰

خواتین کے لیے --------۴

اقلیتیں :--------۱

کل تعداد :--------۸۵

بلوچستان اسمبلی

عام نشستیں :--------۴۰

خواتین --------۲

اقلیتیں --------۱

کل تعداد --------۴۳

قومی اسمبلی کی نشستوں کیلیے

کاغذات نامزدگی :---- ۱۹ جنوری۔

جانچ پڑتال :------- ۲۱ جنوری

واپسی :--------۲۹ جنوری

پولنگ :------۷ مارچ۔

انتخابی قوانین کی مختصر تشریح

عوامی نمائندگی کے ایکٹ کے تحت ریٹرننگ افسر کاغذات نامزدگی واپس لینے کی تاریخ کے تین روز کے اندر امیدواروں کی فہرست تیار کر کے شائع کرے گا۔

اگر کسی حلقہ میں ایک سے زاید امیدوار ہوئے تو امیدواروں کے نام کے ساتھ ان کے مخصوص اس حلقہ کے انتخابی نشان شائع کیے جائیں گے۔ اور ان امیدواروں کی فہرست کی ایک ایک کاپی تمام امیدواروں کو دی جائے گی۔ رولز کے تحت ان امیدواروں کے نام اُردو میں تحریر کیے جائیں گے۔ اور ان کے نیچے انگریزی میں نام درج ہوں گے۔ ترتیب اردو کے حروف تہجی کے مطابق ہوگی۔ ووٹ کی پرچی پر بھی امیدواروں کے نام اسی ترتیب سے ہوں گے۔ اور ان کے سامنے ہر امیدوار کا مخصوص نشان ہوگا۔ رولز کے تحت کاغذات نامزدگی مسترد ہونے کے خلاف اپیل الیکشن کمیشن سے کی جائے گی۔ اور یہ الیکشن کے سیکرٹری یا متعلقہ صوبہ کے صوبائی الیکشن کمیشن کے سامنے دائر ہوگی۔

رولز کے تحت ہر امیدوار ایک پولنگ سٹیشن پر صرف اتنے ہی ایجنٹ مقرر کر سکے گا جتنے سٹیشن کے پولنگ بوتھ ہوں گے۔

پرچی پر نشان رائے دہندہ اپنی پسند کے امیدوار کے سامنے خالی جگہ پر لگائے گا۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا نشان نہیں لگایا جا سکتا۔

نشان لگانے کے بعد رائے دہندہ پریذائڈنگ افسر کے کمرے میں جائے گا۔ اور پریذائڈنگ افسر کے سامنے بکس میں ڈالے گا۔ اگر کوئی شخص اندھا ہے یا جسمانی طور پر معذور ہے اسے ایک مددگار کی ضرورت ہوگی، یہ پریذائڈنگ افسر ایسے شخص کو اپنے ساتھی کی مدد حاصل کرنے کی اجازت دے گا۔ بشرطیکہ مددگار کی عمر اکیس سال سے کم نہ ہو، اگر کوئی شخص جو خود پرچی پر نشان نہ لگا سکتا ہو تو اس شخص کا مددگار ووٹر کی مرضی کے امیدوار کے نام کے سامنے نشان لگائے گا۔

باقی ص۱۸ پر

کے لیے ایسے الفاظ استعمال کرے

۹ ملک کے سربراہ کی وہ حیثیت ہے کہ جو کسی وقف کے متولّی کی۔ وقف کا متولّی اگر ضرورت مند ہو تو اتنا وظیفہ لے سکتا ہے کہ ملک کے عام آدمی کی طرح زندگی گذار سکے۔

۱۰ روٹی، کپڑا، مکان اور ایسی طاقت کہ نکاح کر سکے اور بچوں کی تعلیم و تربیت کر سکے بلا امتیازِ مذہب و نسل ہر شخص کا پیدائشی حق ہے

۱۱۔ اسی طرح مذہب، نسل، رنگ کے کسی فرق کے بغیر ملک کے عام لوگوں کے معاملات میں یکسانیت کے ساتھ عدل و انصاف، ان کے جان و مال کی حفاظت، ان کی عزت و ناموس کی حفاظت، حق ملکیت میں آزادی، حقوق شہریت میں یکسانیت ملک کے ہر فرد کا بنیادی حق ہے

احترامِ رمضان کا آرڈیننس

صوبہ بھر میں کبھی دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ نہیں ہوا۔

امن کا یہ عالم کہ پورے عہد وزارت میں کبھی لاٹھی چارج نہ ہوا، کوئی سیاسی گرفتاری عمل میں نہ آئی۔

نوٹ

یہ مضمون پمفلٹ کی شکل میں آفسٹ پیپر پر جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی کی طرف سے شائع کر دیا گیا ہے۔ ۱۵ روپے سینکڑہ کے حساب سے احباب درج ذیل پتہ سے طلب کر سکتے ہیں۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام
غلّہ منڈی وہاڑی شہر۔

ماضی و حال

کردار، فکر و عمل

تجربات کی روشنی میں:

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ ۷۲ء میں صوبہ سرحد میں وزیر اعلیٰ بنائے گئے تو آپ نے تاریخ پاکستان میں سب سے پہلے اپنے قول کو عمل کے سانچے میں پیش کیا۔ تو ہماری تاریخ کا رُخ قرون اولیٰ کی طرف مڑ گیا۔ اگرچہ سامراجی آقاؤں کو اسلام کی تیزی سے بڑھنے والی شعاعیں چندھیا گئیں تاہم ساڑھے نو ماہ کی قلیل مدت میں صوبہ میں جو اسلامی اصلاحات کیں وہ حاضر خدمت ہیں:-

ام الخبائث شراب پر مکمل پابندی۔

سرحد کے ہر قریہ اور بستی میں پانی پہونچانے کا وسیع انتظام۔

ظالم انگریز کے نشانات کا خاتمہ

اُردو قومی و سرکاری زبان قرار پائی۔

افسران کا لباس کوٹ پتلون کی بجائے شلوار قمیض ہوا

سود کی لعنت کا خاتمہ۔

بلاسود قرضوں کا اجراء

سکولوں میں ... قرآنی تعلیم کی شرط۔

دعوتِ عمل	تاریخ و کردار	تعارف و پروگرام

پاکستان کی سب سے بڑی اسلام کی داعی تنظیم

جمعیت علماء اسلام کا تعارف

و علماء حق کی ایسی جماعت جس کا نقطۂ عروج سربراہ مدینہ حضرت **محمد** صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے۔

و غریبوں کسانوں اور دانشوروں کی ایسی تنظیم جس کا منشور صرف یہ ہے کہ :

خدا کی زمین پر خدا کی حکومت۔

خدا کے بندوں پر نیک بندوں کی حکمرانی۔

و وکلاء طلباء اور عوام الناس کا ایسا گروہ جو عظمت کردار، حفاظت ناموس، بلندئ اخلاق، اعلیٰ فکر و عمل اور اصلاح خیال کا مظہر ہے۔

وو کراچی سے لے کر کاغان کی چوٹیوں تک پھیلی ہوئی اس جماعت کا ہر کارکن خدا کا سپاہی ہے۔ مخلوقِ خدا کی خدمت اس کا نصب العین ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام

پورے ملک میں اسلامی نظام حکومت کا قیام۔

تمام مسلم ممالک کے وفاق کا قیام۔

ہر طبقہ اور سوسائٹی کے لیے معاشی اور معاشرتی امن و راحت۔

سوشلزم، کمیونزم، قادیانیت، لادینیت اور سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ۔

• فحاشی، عریانی، غنڈہ گردی، چور بازاری، ڈاکہ زنی کی جگہ سکون و امن اور اسلامی طرز زندگی کا قیام۔

مزدور کسان، محنت کش، طالب علم وکیل، عالم کا بلند مقام۔

خارجہ پالیسی میں ہر ہمسائے ملک سے دوستی کے تعلقات۔

ملکی دفاع، استحکام، اسلحہ ساز فیکٹریوں کا قیام اور قومی تعمیر و ترقی کے لیے عظیم منصوبہ بندی۔

فرقہ بندی، لسانی اور صوبائی تعصبات کا خاتمہ۔

علماء دین کی رہنمائی میں منتشر قوتوں کا اجتماع۔

اسلامی عدالت، اسلامی اوقاف اور اسلامی نظم و نسق کا قیام۔

اگر آپ ان سنہری اصولوں کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں تو آیئے : جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوجایئے۔

اسلامی اقتصادی بنیادی حقوق

۱۔ دولت کی اصل بنیاد محنت ہے۔ جب تک کوئی شخص ملک اور قوم کے لیے کام نہ کرے ملک کی دولت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

۲۔ جوئے [illegible] عیاشی کے اڈے ختم کیے جائیں، جن کی موجودگی میں تقسیمِ دولت کا صحیح نظام قائم نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس طرح ملک کی دولت چند لٹیروں کے ہاتھ میں جمع ہوجاتی ہے۔

۳۔ مزدور، کاشتکار اور جو لوگ ملک اور قوم کے لیے دماغی کام کریں وہ دولت کے اصل مستحق ہیں ان کی ترقی اور خوشحالی ملک اور قوم کی ترقی و خوشحالی ہے

۴۔ جو نظام محنت کی صحیح قیمت ادا نہ کرے اور مزدوروں اور کاشتکاروں پر بھاری ٹیکس لگائے وہ قوم کا دشمن ہے اس کو ختم کرنا ضروری ہے۔

۵۔ کام کے اوقات محدود کیے جائیں۔ مزدوروں کو اتنا وقت ضرور ملنا چاہیے کہ وہ اپنی اخلاقی، روحانی اصلاح کرسکیں۔ اور اپنے مستقبل کی بہتری کے لیے غور و فکر کرسکیں۔

۶۔ تجارت کو تعاون باہمی کے اصولوں پر جاری رہنا چاہیے۔ جس طرح تاجروں کے لیے بلیک مارکیٹنگ اور ذخیرہ اندوزی ممنوع ہیں ایسے ہی حکومت کے لیے بھی درست نہیں کہ وہ تاجروں پر بھاری ٹیکس تاکہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرے۔

۷۔ وہ کاروبار جو دولت کی گردش کو کسی خاص طبقہ میں محدود کردے ملک کے لیے تباہ کن ہے۔

۸۔ سارے انسان برابر ہیں، کسی کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ اپنے آپ کو مالک ملک یا مالک قوم کہے۔ ورنہ ہی کسی کے لیے یہ جائز ہے کہ کسی صاحب اقتدار

یادِ رفتگان

تحریر: قاری حضرت گل بنوی

آہ حضرت مولانا مفتی محمد حلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

۱۸ ر دسمبر کا دن ضلع بنوں کے عوام اور خواص اور علماء کے لئے ایک دردناک اور غمناک دن ثابت ہوا۔ کیونکہ اس دن دنیائے علم و حلیم اور افتاء کے عظیم فرزند شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حلیم صاحب ان سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے اور ضلع بنوں کے عوام اور علماء کو یتیم کر گئے۔

آپ کی وفات سے ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ جس کو اب پورا نہیں کیا جا سکتا۔ ۷۶ء میں دنیائے اسلام کے کئی مایۂ ناز علماء رخصت ہو گئے۔

حضرت مولانا مفتی محمد حلیم صاحب کی عمر ۷۲ سال تھی۔ انہوں نے سب سے پہلے ابتدائی تعلیم ضلع بنوں کے موضع طنل خیل کے مشہور عالم ملا مرزا صاحب سے حاصل کی بعد میں آپ دیگر علوم کو پورا کرنے کے لئے مراد آباد (انڈیا) تشریف لے گئے۔ اور وہاں پر شاہی مسجد مراد آباد کے مشہور مدرسہ سے ۱۹۳۲ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ وہاں آپ کو مدرس مقرر کر لیا گیا۔ آپ نے وہاں کئی سال تک درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔ آپ ۱۹۴۵ء میں اپنے علاقے تشریف لائے اور اپنے گاؤں خوجہ مدنڈان میں مدرسہ شمس العلوم کی بنیاد رکھی اور کئی سال تک اپنے علاقے میں دین کی خدمت کرتے رہے۔ جب حضرت مولانا عجب نور صاحب مرحوم مراد آباد سے واپس تشریف لائے اور مدرسہ معراج العلوم کے اہتمام کو قبول کر لیا تو انہوں نے آپ کو معراج العلوم میں مدرس مقرر کیا۔ آپ مدرسہ میں بحیثیت شیخ الحدیث اور مفتی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کو جمعیت نے ضلع بنوں کے لئے مفتی بھی مقرر کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ بنوں کی سب سے بڑی مسجد جامع مسجد جعفر خان میں درس حدیث اور درس قرآن شریف دیتے رہے ہیں۔ آپ نے انتقال سے تین دن پہلے آخری درس دیا۔ آپ نے ۴۶ سال تک دین اسلام کی خدمت سرانجام دی۔

آپ کی وفات سے علم کا ایک باب ختم ہو گیا ہے۔ آپ کی وفات سے ضلع بنوں کیا تمام صوبہ سرحد بلکہ افغانستان میں بھی صف ماتم بچھ گئی۔ کیونکہ آپ کے شاگردوں میں افغانستان کے ہزاروں علماء ہیں۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ آپ کے شاگردوں میں مولانا صدر الشہید ایم این اے مولانا عبد الصمد ایم پی اے ممبر صوبائی اسمبلی اور دیگر کئی نامی گرامی علماء کرام شامل ہیں۔ آپ نے ہزاروں فتوے دیئے ہیں۔ اور ضلع بنوں اور ملحقہ قبائل علاقوں میں جب بھی کوئی مسئلہ پیش آتا تو آپ اس کو فوری طور پر حل کر دیا کرتے آپ کا فیصلہ آخری اور مستند سمجھا جاتا۔ آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ جو تمام کے تمام عالم دین ہیں۔ مولانا محمد سلیم صاحب اپنے گاؤں میں دین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں ان سے چھوٹے مولانا عبد الصمد بنوں شہر میں بیرون قصیان گیٹ کی جامع مسجد میں خطیب و امام ہیں اور مدرسہ معراج العلوم میں مدرس ہیں۔ ان سے چھوٹے مولانا عبد السلام بھی اپنے گاؤں میں دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آخری لڑکے حافظ مولانا عبد المؤمن جامع مسجد جعفر خان میں درس قرآن دیتے ہیں۔

آپ کی نماز جنازہ حضرت مولانا عبد الحق صاحب آف اخوندان نے پڑھائی آپ کے نماز جنازہ میں ۲۰ ہزار سے زیادہ افراد نے شرکت کی۔ اتنا عظیم جنازہ پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے آپ کے لواحقین سے تعزیت کے لئے ان کے گاؤں تشریف لے گئے اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

پارلیمنٹ میں

بانیٔ پاکستانؒ کو خراجِ عقیدت

اور اُنکے پروگرام سے رُوگردانی!

پارلیمنٹ کے اجلاس میں قائدِ جمعیتؒ کا فکر انگیز خطاب!

جنابِ سپیکر! آج پاکستان کی قومی پارلیمنٹ بانیٔ پاکستان کی صد سالہ تقریبات کے سلسلے میں یہ اجلاس منعقد کر رہی ہے۔ آج بانیٔ پاکستان کو خراجِ عقیدت پیش کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمیں اس حقیقت کو اپنے میں سمو لینا چاہیے۔ تاکہ ہم پاکستان کی ترقی کے لیے مسلسل اقدامات کرتے جائیں اور پاکستان دنیا میں ایک عظیم ملک کی حیثیت سے روشناس ہو سکے۔

جنابِ والا!

بانیٔ پاکستان کی جو تصویر آپ کے اوپر آویزاں ہے یہ ایک فکر مند انسان کی آئینہ دار ہے۔ یقیناً رہتی دنیا تک تاریخ کے طویل ادوار میں جناب محمد علی جناح کو بانیٔ پاکستان کی حیثیت سے پکارا جائے گا۔

جنابِ والا!

بانیٔ پاکستان کی انتھک جدوجہد اور ان کی مسلسل محنت پاکستان کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔

جنابِ والا!

بانیٔ پاکستان نے مملکت پاکستان کی بنیاد کچھ مقاصد کے لیے رکھی تھی۔ ان مقاصد میں سب سے عظیم مقصد وہی اسلامی نظامِ حکومت کا قیام تھا اور انہوں نے نعرہ دیا تھا کہ،

پاکستان کا مطلب کیا؟
لا الٰہ الا اللہ!

جنابِ والا!

اسلام کے ساتھ قوم کی آزادی، جمہوریت، شہری حقوق کی بحالی، امن، خوشحالی، یہ تمام مقاصد پاکستان کے وجود کے ساتھ وابستہ تھے۔ آج قوم کے نمائندوں نے بانیٔ پاکستان کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ خراجِ عقیدت پیش کرنے سے یقیناً مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ لیکن صحیح معنوں میں عظیم مقصد اس وقت سامنے آتا ہے جب قائدِ اعظم کے اصول کے مطابق ملک کے ڈھانچے کو اس طرح استوار کریں کہ ان کے اصول ہمیشہ پاکستان میں نمایاں ہوں، اگر ہم نے ان کے اصولوں سے سبق نہ لیا اور صرف زبانی کلامی خراجِ عقیدت پیش کیا تو یقیناً ہم ان کے مقام کو نہیں سمجھ سکے۔

جنابِ والا!

آج ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ بھی کرنا ہے کہ کیا بانیٔ پاکستان کے اصول کے مطابق ہم پاکستان کو آگے بڑھا سکے ہیں؟

جنابِ والا!

جہاں تک اسلام کا مسئلہ ہے تو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اگر بانیٔ پاکستان کے دیئے ہوئے نعرے اور پروگرام پر عمل ہوتا تو آج پاکستان کا نقشہ اسلام کی حیثیت سے کچھ اور ہوتا۔ لیکن آج تقریباً تیس برس گزر رہے ہیں یہاں پر اسلامی قانون اسلامی نظامِ عدل قائم نہیں ہو سکا۔ اور ہم اس میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ یہ درست ہے اور مجھے اس سے بھی خوشی ہے کہ پاکستان کے موجودہ آئین میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یومِ نفاذِ دستور سے سات سال کے عرصہ میں ملک کے تمام قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق ڈھالنے کی جو دفعہ ہے اس پر آج تک کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ یہ بھی اس وقت ہو سکتا ہے کہ ہم صحیح معنوں میں دل کی گہرائیوں سے، سچائی کے ساتھ اسلام کے اصولوں کو اپنائیں، جو بانیٔ پاکستان نے اس قوم کو اس وقت دیئے تھے۔

جنابِ والا!

جہاں تک جمہوریت کا تعلق ہے۔ مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ بانیٔ پاکستان نے یہ ملک جمہوریت کی بنیاد پر حاصل کیا تھا۔ وہ خود بھی اپنے جمہوری حقوق کی حفاظت کرتے تھے اور دوسروں کو بھی وہ حقوق دلانے میں جدوجہد کرتے تھے۔!

جنابِ والا!

آج مَیں سمجھتا ہوں، مَیں کسی پارٹی یا جماعت یا کسی شخص کی طرف کوئی اشارہ نہیں کروں گا، کہ ہم ایک قوم کی حیثیت سے ان جمہوری اصولوں کو چھوڑ چکے ہیں آج یہاں پر تقریر کی آزادی، تحریر کی آزادی، اظہارِ خیال کی آزادی، اظہارِ فکر کی آزادی، نقل و حرکت کی آزادی۔ یہ تمام جمہوری آزادیاں ہم سے سلب ہو گئیں ہیں، ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ بانیٔ پاکستان کے پاکستان میں ہر شخص کو بنیادی اور شہری اور انسانی حقوق لازماً میسر ہونے چاہئیں۔

جنابِ والا! جہاں تک خوشحالی اور امن کا مسئلہ ہے

وہ بھی ابھی تشنۂ تکمیل ہے۔ ہمیں خلوص قلب سے یہ سوچنا ہے کہ بانیٔ پاکستان کس طرح کا پاکستان دیکھنا چاہتے تھے۔

جناب والا!

بانیٔ پاکستان نے جو اصول دیئے ہیں وہ ہمارے سامنے یہاں لکھے ہوئے ہیں اور وہ یہ ہیں:

اتحاد، تنظیم، یقینِ مُحکم۔

جناب والا!

مَیں اتحاد کی کیا بات کروں، آج مَیں یہ بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ آج اتحاد کے نہ ہونے کی وجہ سے پاکستان دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ آج قایدِ اعظم کا پاکستان نہیں رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے رونا آتا ہے۔ آج جب ہم قاید اعظم کی صد سالہ تقریب یہاں منا رہے ہیں آج وہ پاکستان نہیں ہے جسے بانیٔ پاکستان نے تشکیل دیا تھا۔ اس وقت اتحاد کی کوئی صورت نہیں تھی اُدھر سے بنگلہ دیش کے نعرے، بنگلہ زبان کی باتیں، بنگلہ تہذیب کی باتیں، بنگلہ ثقافت کی باتیں سننے میں آتی تھیں اور اِدھر سے بھی "اُدھر تم اور اِدھر ہم" کا نعرہ لگ رہا تھا۔ اتحاد جو مسلمان کے درمیان اسلامی اخوت کی بنیاد پر ہونا چاہیے تھا. ہم صرف مسلمان کی حیثیت سے اسلامی تہذیب اور اسلامی ثقافت کی حیثیت سے ملک کو ترقی دے سکتے۔ مگر ہم نے وہ نعرہ ہی چھوڑ دیا۔۔۔!

اس موقع پر سپیکر نے مداخلت کی تو آپ نے فرمایا:

مَیں کسی شخص کی بات نہیں کرتا، مَیں اتحاد کی بات کرتا ہوں۔ آج بھی ہمیں اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ آج قومیتوں کے نعرے نہیں لگنے چاہییں۔

دوبارہ سپیکر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا:

"وہ کل کرلیں گے، پرسوں کرلیں گے روز نہ ہوتا ہے، پہلے بھی ہوتا ہے۔"

جنابِ سپیکر!

میں کسی پارٹی کی طرف اشارہ نہیں کرنا چاہتا، مَیں گذارش کروں گا۔ مَیں دل سوزی کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم میں اتحاد ہونا چاہیے، ہم میں قومیتوں کی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ ہمیں پنجابی، پٹھان، بلوچ اور سندھی نہیں ہونا چاہیے، ہمیں صرف مسلمان ہونا چاہیے اور اسلامی اتحاد کی بنیاد پر ہی صرف ہم پاکستان کو ترقی دے سکتے ہیں۔

جناب والا!

مَیں یہ کہوں گا کہ ہم میں تنظیم نہیں ہے، ہم میں اتحاد نہیں ہے، یقین محکم نہیں ہے۔ ہمیں بانیٔ پاکستان کے اصول کی روشنی میں پاکستان کو آگے بڑھانا ہے.

ہم اگر آج اس پارلیمنٹ کے اجلاس میں، عوامی نمایندوں کے اس عظیم اجلاس میں بانیٔ پاکستان کے اصول سے سبق حاصل نہ کریں تو پھر اَور کونسا وقت آئے گا؟

اس لیے مَیں گذارش کروں کہ ہمیں اور ہماری حکومت کو، مَیں اپنے کو اور حکومت کو آج دو پارٹیوں میں تقسیم نہیں دیکھنا چاہتا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ آج ہم سب ایک پارلیمنٹ میں اکٹھے ہیں۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی یہاں کوئی بات نہیں ہے۔ ہم بانیٔ پاکستان، کے اصول اور پروگرام کے مطابق چل کر پاکستان کو خوش حالی اور ترقی دے سکتے ہیں۔ ہم پاکستان کی خوش حالی اور پاکستانی قوم کو خوش حال دیکھنا چاہتے ہیں۔!!!

بانیٔ پاکستان کا نعرہ تھا:

پاکستان کا مطلب کیا:

لا الٰہ الا اللہ!

بقیہ: انتخابات کی ہدایات

لیکن یہ شخص امیدوار یا امیدوار کا ایجنٹ نہیں ہوسکتا اگر پرچی پر رائے دہندہ کا ساتھی نشان لگاتا ہے تو یہ پریذائیڈنگ افسر اس شخص کو ہدایت کرے گا کہ وہ رائے دہندہ کی پسند کے امیدوار کے نام کے سامنے نشان لگائے۔ پریذائیڈنگ افسر اُن رائے دہندگان کی فہرست بھی بنائے گا جنہوں نے اپنے ساتھی کی مدد سے ووٹ ڈالا ہے۔

ضوابط کے تحت ریٹرننگ افسر نامزدگی کے ساتھ داخل کرنے والے نقد یا بنک ڈرافٹ کی شکل میں زرضمانت کی تفصیل ایک رجسٹر میں درج کرے گا۔ اور اس کی رسید امیدوار کو دے گا اور یہ زرضمانت کی رقم یا بنک ڈرافٹ سرکاری خزانہ میں داخل کرے گا۔

الیکشن کا نتیجہ نکلنے کے بعد یہ زرضمانت صرف ان امیدواروں کو واپس کی جائیں گی جو مطلوبہ ووٹرز کی تعداد کے مطابق ووٹ حاصل کرسکیں۔ کم ووٹ حاصل کرنے والے امیدواروں کی زرضمانت ضبط کرلی جائیں گی۔ (باقی آیندہ)

ووٹ
اَب بھی بن سکتا ہے

چیف الیکشن کمشنر جسٹس سجاد احمد جان نے اعلان کیا ہے کہ اگرچہ ووٹروں کی فہرست مکمل ہو چکی ہے لیکن یہ عمل قانون کے مطابق جاری وساری ہے انہوں نے کہا کہ اب بھی ووٹروں کا اندراج ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا جس شخص کا ووٹ نہیں بنا وہ اپنا ووٹ بنوا سکتا ہے اور اس سلسلے میں رجسٹریشن آفیسر سے یا براہِ راست مجھ سے رجوع کر سکتا ہے۔

روزنامہ نوائے وقت ۳ جنوری [illegible]

رپورٹنگ: مولانا محمد رمضان علوی

سیاست دین ہی کا ایک شعبہ ہے

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ ہے!

جامع مسجد ورکشاپ محلہ راولپنڈی میں جماعتی کارکنوں اور معززینِ شہر سے قائدِ جمعیت مولانا مفتی محمود کا بصیرت افروز خطاب

راولپنڈی۔ ۳۱ر دسمبر۔ مولانا مفتی محمود نے ورکشاپ محلہ میں جماعتی ورکز اور معززین سے خطاب فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے کہا:

محترم حضرات! آپ سے ملاقات کر کے آج مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میں منتظمینِ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس اجتماع کو منعقد فرمایا

محترم حضرات! جمعیت علماء اسلام ایک دینی جماعت ہے اور سیاست دین ہی کا ایک شعبہ ہے۔ جہاں یہ جماعت دینی امور میں عوام کی رہنمائی کرتی ہے وہیں سیاستِ ملی بھی اس کا اہم فریضہ ہے۔ اصل مقصد اعلاء کلمۃ اللہ ہے اس لیے جماعت کا یہ اہم فریضہ ہے۔ اس وقت ہم پاکستان میں دینی لحاظ سے بجائے ترقی کے تنزلی کی طرف جارہے ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں جب ہم آزاد ہوئے تھے تو اس وقت ہماری دینی حالت بہ نسبت آج کے زیادہ مضبوط تھی۔ اخلاقی و معاشرتی حیثیت سے ملک میں برائیوں کو فروغ دیا جارہا ہے۔ معاشی لحاظ سے اگرچہ حکومتی ذرائع بڑی بڑی اصلاحات کا ذکر کرتے ہیں، مگر نتائج کے اعتبار سے پاکستان کا کوئی شخص بھی مطمئن نہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا ملک کے عوام کی پریشانی اور مصائب ختم ہو چکے ہیں (آوازیں: نہیں نہیں) بلکہ بڑھ رہے ہیں۔

ہمارے وزیر اعظم نے کوریا میں طلباء و طالبات کے مخلوط پی ٹی شو سے متاثر ہو کر ہمارے ملک میں بھی اس کو رائج کر دیا ہے! اور اب پاکستان جیسے اسلامی ملک میں مہمانوں کے سامنے طالبات سے جسمانی مظاہرے کرائے جاتے ہیں۔ تعلیم گاہوں کو فحاشی کے اڈے بنا دیا گیا ہے اور یہ کام حکومت بھرپور طریقہ سے کروا رہی ہے! کیا پاکستان کی ترقی یہی ہے؟

اگر آپ حضرات ان باتوں کا نوٹس نہیں لیتے اور ان کو روکنے کے لیے اپنی خدمات پیش نہیں کرتے تو دنیا و آخرت کے خسران سے قطعاً نہیں بچ سکیں گے۔

آج متمول طبقہ کی اکثر لڑکیوں کے والدین ان مظاہروں سے خوش ہیں، بلکہ اگر کسی خاندان کی لڑکی کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تو اس کا سربراہ خود اپنی لڑکی کو اس کے لیے پیش کرتا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ان حالات میں آپ کی ذمہ داری ہے کہ ان غیر اسلامی چیزوں کو روکنے کے لیے آپ اپنے مطالبات میں اور تقریروں میں زبردست نوٹس لیں۔ قوم پر کنٹرول کرنا آپ کا فرض ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ کا یہ بھی فرض ہے کہ سیاسی طور پر آپ اس قدر مستحکم ہوں کہ ملک سے ہر قسم کی برائیوں کو ختم کر سکیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سیاست میں حصہ لینا وقت کا ضیاع ہے۔ ایسے لوگ غلط سمجھتے ہیں۔ جب تک آپ سیاسی طور پر مستحکم نہیں ہوں گے برائی پر کنٹرول کرنا ناممکن ہے۔

اب ملک میں عام انتخابات قریب آچکے ہیں مگر ہمیں ابھی تک شکایات ہیں۔ بھٹو صاحب یکطرفہ طور پر انتخابی سرگرمیاں شروع کر چکے ہیں، لیکن مخالف پارٹیوں کو ملک میں عوام کے ساتھ کسی قسم کے رابطے کی اجازت نہیں۔ امریکہ کے انتخابات ماضی قریب میں ہوئے۔ آپ نے دیکھ لیا کہ برسر اقتدار پارٹی ہار گئی۔ امریکہ میں دونوں امیدواروں نے برابر طور پر سرکاری ذرائع ریڈیو ٹی وی وغیرہ استعمال کیے، لیکن ہمارے ملک میں سوائے پیپلز پارٹی کے باقی سب کے لیے جملہ دروازے بند ہیں۔ پیپلز پارٹی کے لیے نہ دفعہ ۱۴۴ ہے، نہ ہنگامی حالات ہیں اور نہ کوئی اور رکاوٹ ہے، بلکہ تمام سرکاری ذرائع جو قوم کی ملکیت ہیں وہ حکمران پارٹی کے لیے یکطرفہ استعمال ہو رہے ہیں۔ ریڈیو ٹی وی وغیرہ صرف وزیر اعظم کی مدح و ستائش کے لیے مخصوص ہو کر رہ گئے ہیں اور ان کی ابتدا و انتہا لفظِ وزیر اعظم ہی سے ہوتی ہے۔ اس وقت اکثر سیاسی رہنما گرفتار ہیں، اگر ان کو رہا نہیں کیا جاتا تو انتخابات آزادانہ کس طرح ہو سکیں گے۔ اگرچہ روزانہ یہ دعوے کیا جاتا ہے کہ انتخابات آزادانہ ہوں گے، مگر یہ صرف لفاظی اور زبانی جمع خرچ ہے۔ میں کہتا ہوں جب ملک میں اظہارِ خیال، تقریر و تحریر نقل و حرکت پر پابندی ڈی پی آر کا بے تحاشا استعمال جاری ہو تو آزادانہ انتخابات کیسے ہوں گے۔ آج ملک میں اتحاد تنظیم

یقین محکم نہیں ہے، بلکہ عوام پاکستان کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے، اگر بھٹو صاحب آزادانہ انتخابات کرانا چاہتے ہیں تو فوری طور پر سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیں اور ان کو عوام کے سامنے آنے کی کھلی اجازت دیں۔ آگے قوم کی مرضی ہو گی جسے چاہے قبول کر لے۔

ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ انتخابات آزادانہ نہیں ہوں گے، لیکن اس کے باوجود ہم اپنی کوشش جاری رکھیں گے۔ کیونکہ کسی بھی سیاسی جماعت کے لیے انتخابات سے الگ ہونا مناسب نہیں، اس کا تو مطلب یہ ہو گا کہ آپ نے اپنے مخالف کے ہاتھ میں سب کچھ دے دیا۔

وقت آگیا ہے اس وقت محنت کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا آپ دامے درمے قدمے سخنے اپنی خدمات تیز سے تیز تر کر دیں۔ آپ کو چوکس رہنا ہو گا ورنہ نقصان ہو گا۔ ہماری کوشش ہے کہ ملک میں اسلامی نظام نافذ ہو۔ احباب میں ناراضگی بھی پیدا ہو جاتی ہے، بلکہ ذاتی اختلافات کے پیش نظر جماعت کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ ہم نے قوم کی خدمت کرنی ہے اور اعلاء کلمۃ الحق کو سامنے رکھ کر سعی کرنی ہے۔ اس لیے اگر کسی سے ناراض بھی ہو تو اسے ختم کر کے ہم آہنگی سے اکٹھے ہو کر کام کریں یہی ملک و ملت کی حقیقی خدمت ہو گی۔ مخالف گروہ ایسے مواقع پر حزب اختلاف کی مختلف جماعتوں میں انتشار پیدا کرنے کی بھی کوشش کرتا ہے اور مختلف قسم کے حربے استعمال کیے جاتے ہیں آپ ہوشیار رہیں اور دل جمعی سے آگے بڑھتے جائیں۔ آج حکومت اپنے ورکروں کو موٹریں، سکوٹر اور سائیکل دے رہی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ سب کچھ قومی خزانے سے ہو رہا ہے۔ یا پھر زلزلہ زدگان اور سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلے میں جو بیرونی ممالک نے امداد دی تھی اسے صرف کیا جا رہا ہے۔ امداد تو ملی مصیبت زدگان کے لیے اور خرچ ہو رہی ہے حکمران جماعت کے مفاد کے لیے۔ تیل کی تلاش آج سے دو سال قبل ہو چکی تھی آج انتخاب کے موقع پر اسے بھی بطور حربہ استعمال کیا جا رہا ہے پہلے کیوں خاموشی رہی؟ سرکاری زمینوں کی تقسیم کی منادی کے لیے بھی یہی وقت موزوں نظر آیا۔ ہم نے جماعتی طور پر انتخابات کی تیاری کرنی ہے لہٰذا آپ اپنی دوسری مصروفیات کو کم کر کے زیادہ وقت اس کے لیے خرچ کریں تاکہ کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ آخر میں جمعیۃ طلباء اسلام کے نوجوانوں سے بھی میں کہوں گا آپ بھی اس کام کے لیے تیار ہو جائیں۔ گو ہم طلبہ کو عملی سیاست میں لانے کے حق میں نہیں ہیں لیکن علمی سیاست کے لیے اپنے آپ کو منظم کرنا چاہیے۔ خدا تمہارا حامی و ناصر ہو۔

مفتی صاحب کے خطاب کے بعد قاری عبدالمالک صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر نے حسب ذیل قراردادیں پڑھیں جنہیں بالاتفاق منظور کیا گیا۔

۱۔ سیاسی قیدیوں کو فی الفور رہا کیا جائے، ہنگامی حالات اور دفعہ ایک سو چوالیس (۱۴۴) کو ختم کیا جائے

۲۔ حقوق نسواں کمیٹی کی غیر اسلامی دفعات کو جید علماء کرام کے مشورہ سے ختم کیا جائے۔

۳۔ ریڈیو، ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ حزب اختلاف کو بھی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے

کوئی جماعت قربانی کے بغیر اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی

ہمیں اپنے اکابر کے نقشِ قدم پر چل کر جد و جہد اور ایثار کا راستہ اختیار کرنا چاہئیے

(مولانا غلام ربانی)

گوجرانوالہ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم اول حضرت مولانا غلام ربانی نے گذشتہ روز مقامی جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جد وجہد اور ایثار کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ کوئی جماعت قربانی کے بغیر اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

آپ نے بزرگان دین کے مجاہدانہ کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان عظیم المرتبت مجاہدین کی بے پناہ قربانیوں کی بدولت دین اسلام صحیح صورت میں ہم تک پہنچا ہے اور اب اس کی حفاظت و نفاذ ہمارے ذمہ ہے۔

آپ نے کہا حکمران طبقہ اس ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ کیونکہ اسلام کے نفاذ کی صورت میں ان لوگوں کی عیش پرستی اور مفادات کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی اس لئے ان لوگوں سے نفاذ اسلام کی توقع رکھنا فضول ہے۔ کارکنوں سے مولانا مفتی عبدالواحد اور مولانا زاہد الراشدی نے بھی خطاب کیا۔ اس سے قبل جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام ربانی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پاکستان میں قرآن وسنت کی علمداری اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لئے جمعیت علماء اسلام کا ساتھ دے۔

آپ نے کہا جمعیت علماء اسلام مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود اپنے فرائض سرانجام دیتی رہے گی۔

مولانا قاضی شمس الدین کی عیادت

مولانا غلام ربانی نے جناب مولانا عبدالصبور ڈاہر اور جمعیت طلباء اسلام پنجاب کے ناظم عمومی جناب عبدالرؤف ربانی کی معیت میں گوجرانوالہ کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا قاضی شمس الدین مدظلہ کی عیادت کی اور ان سے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کی۔

اجلاس جمعیت علماء اسلام

تحصیل کبیر والہ

جمعیت علماء اسلام کبیر والہ کے متعدد رہنماؤں مولانا عبدالکریم نعمانی، مولانا محمد اشرف، مولانا امداد اللہ حاجی محمد اکبر خان، مولانا حسین احمد، مولانا خلیل الرحمٰن فیض احمد فیاض وغیرہ حضرات نے ملک بھر میں دینی سیاسی رہنماؤں خصوصاً مولانا غلام محمد امیر جمعیت علماء اسلام ڈیرہ غازیخان مولانا شاہ احمد ترابی، مولانا محمد شریف ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت پاکستان کی گرفتاریوں پر شدید احتجاج کیا ہے اور گرفتار شدگان کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے سیاسی سرگرمیوں کے تعطل پر نہایت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ حکومت ایک طرف تو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ملک میں جمہوریت قائم ہے۔ دوسری طرف تقریر و تحریر پر ناروا پابندیاں ہیں اور ملک کے کونہ کونہ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ حکومتی پارٹی کے لوگوں کے لئے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں اور وزیر اعظم سے لے کر ایک عام رکن پیپلز پارٹی تک اپنی انتخابی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور اپوزیشن کو عوام سے رابطہ کا موقع نہیں دیا جاتا انہوں نے مطالبہ کیا کہ فوراً ملک سے دفعہ ۱۴۴ ختم کر کے تقریر و تحریر کی آزادی بحال کی جائے۔

ایک قرار داد کے مطابق مولانا محمد ذاکر کی وفات پر اظہار غم کیا گیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ امیر جمعیت علماء اسلام کل پاکستان حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔

امیر جمعیت ٹھل نجیب حاجی سرفراز صاحب مرحوم کی وفات کی وجہ سے ٹھل نجیب میں دوبارہ انتخاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد اشرف صاحب ناظم جمعیت تحصیل کبیر والہ نے ٹھل نجیب کا دورہ کیا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر .... مولانا بشیر احمد صاحب

نائب امیر .... ڈاکٹر منظور احمد " "

ناظم اعلےٰ .... حاجی شبیر احمد " "

ناظم ۲ .... منشی محمد شریف " "

خازن .... حاجی خلیل احمد " "

سالار .... صوفی اللہ دتہ " "

بھاگ ضلع کچھی

گذشتہ دنوں جمعیت علمائے اسلام بھاگ ضلع کچھی کی طرف سے ایک جلسہ اسوہ حسنہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ منعقد ہوا۔ اور احقر کے علاوہ مولانا غلام رسول اور

مولانا ولی محمد صاحب نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اور مقرروں نے حضرت حسین رض کے کردار اور شہادت کے وجوہات کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ نماز جمعہ سے قبل اور بعد میں تقاریر ہوتی رہیں۔

احقر عبدالرشید غفرلہ

ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ضلع کچھی بھاگ

انتخابی اجلاس

جمعیت علماء اسلام تحصیل ڈسکہ کا ایک اجلاس دارالعلوم مدینہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت امیر ضلع مولانا فیروز خان صاحب نے کی۔ اجلاس میں عام انتخابات کے بارے میں غور وخوض ہوا۔ اجلاس میں ہر شاخ کے لئے ترجمان اسلام جاری کرائے گئے بعد ازاں تحصیل جمعیت کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر .... مولانا اسمٰعیل صاحب
نائب صدر .... 〃 گل بادشاہ 〃
ناظم اعلیٰ .... 〃 عبدالتواب 〃
〃 اول .... حافظ بشیر احمد
〃 دوم .... چودھری بشیر احمد
〃 نشریات .... جاوید اقبال منصور
خازن .... حاجی عبدالمجید

مدرسہ فاروقیہ کراچی

مورخہ ۲۹ دسمبر بروز بدھ زیر اہتمام مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ فاروقیہ نیو کراچی زیر صدارت مولانا محمد ذکریا صاحب "امیر جمعیت علماء اسلام کراچی سنٹر" ایک عظیم الشان جلسہ یوم حسین رض سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری صدر مجلس تحفظ حقوق اہلسنت نے فرمایا کہ اسلام میں صبر ہے۔ ہر آزمائش اور مصیبت کے وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر فرمایا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رض کو جب احد کے میدان میں شہید کیا گیا۔ اور آپ کے تمام اعضاء ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے تو اس وقت بھی آپ نے صبر فرمایا اور صبر کا درس دیا۔ آپ نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جمعیت علماء اسلام واحد جماعت ہے جو اسلامی نظام کے لئے کوشاں ہے۔ اور دن رات جدوجہد کر رہی ہے۔ آپ لوگوں کو جمعیت کا ساتھ دینا چاہیے۔

ضلع ژوب

جمعیت علماء اسلام ضلع ژوب مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت امیر جمعیت علماء اسلام ضلع ژوب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱. حقوق نسواں کمیٹی کی سفارشات کی مذمت کی گئی۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ سفارشات مسترد کی جائیں۔

۲. حکومت نے آبادکاری کے لئے جو کمیٹیاں نامزد کی ہیں، وہ تمام پیپلز پارٹی کے افراد پر مشتمل ہیں۔ ان کمیٹیوں کے توسط سے ملک میں جو کام ہو رہا ہے۔ وہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ ان کمیٹیوں کو توڑ کر اپوزیشن ارکان کو ان میں نمائندگی دی جائے۔

جلسہ بادامی باغ لاہور

۲ جنوری بروز اتوار بعد نماز عشاء جامعہ مسجد ریلوے اسٹیشن بادامی باغ میں شان صحابہ رض کے موضوع پر علماء نے خطاب کیا۔ جلسے کی صدارت حافظ محمد افضل کشمیری نے کی۔

تلاوت کے بعد عبدالخالق ندیم محمد عارف دین پوری اور محمد زرین عباسی صدر جمعیت طلباء اسلام ضلع لاہور نے شان صحابہ رض کے موضوع پر خطاب کیا۔ اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض اعظم خان سالار جمعیت طلباء اسلام حلقہ بادامی باغ نے سرانجام دیئے۔ آخر میں قاری محمد اسمٰعیل صاحب ہزاروی نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب اور حضرت درخواستی صاحب کو صحت عطا فرمائے۔

سالار کی تقرری

خواجہ محمد عبدالرؤف سالار اعظم نے سید نیاز احمد شاہ صاحب امیر جمعیت علماء اسلام کے مشورے سے قاری تنویر حسین صاحب کو ضلع ملتان کا سالار مقرر کیا ہے۔

قلات کی مضافاتی بستی محمد تاوہ میں جمعیت علماء اسلام کا قیام اور غازی جان محمد مینگل کی جمعیت میں شمولیت

مورخہ ۲۲ ذی الحجہ ۹۶ھ کو جب صوبائی ناظم مولوی محمد صدیق شاہ اپنے دو رفیقوں ماسٹر محمد انور زہری اور ماسٹر خان محمد سینچاری کی معیت میں محمد تاوہ پہنچا۔ رات وہیں قیام ہوا۔ دوسرے روز ظہر کے بعد ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔ جس سے ماسٹر محمد انور اور مولوی محمد صدیق شاہ نے خطاب کیا۔

انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے اغراض ومقاصد اور موجودہ حالات اور کام کرنے کی اہمیت وضرورت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ رات کو بھی خطاب ہوا۔ علاقہ کے بااثر افراد میر محمد عالم سینچاری، میر غلام مصطفیٰ محمد زئی مینگل کی پرخلوص محنتوں کی وجہ سے کافی افراد نے جمعیت کی رکنیت کے فارم پر کئے۔ خاص طور پر غازی جان محمد مینگل نے بمعہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے جمعیت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اور نظام اسلام کے نفاذ کے لئے باطل کے خلاف سر کٹانے سے بھی دریغ نہ کرنے کا عہد کیا۔ مقامی جمعیت کی تشکیل عمل میں آئی۔ مندرجہ ذیل عہدیدار اتفاق رائے سے منتخب ہوئے۔

سرپرست .... مولانا نور محمد
〃 دوم .... غازی جان محمد
امیر .... مولوی فیض محمد
نائب امیر اول .... 〃 نور محمد
〃〃 دوم .... میر محمد عالم
ناظم عمومی .... مولوی محمد حیات
نائب ناظم .... میر غلام مصطفیٰ
خازن .... مبارک خان

مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ منتخب ہوئی۔

۱۔ غلام مصطفیٰ اسپنچاری، ۲۔ عبدالرحیم

۳۔ میر عظیم خان، ۴۔ میر حضور بخش

۵۔ میر غلام نبی، ۶۔ رئیس مولا بخش

۷۔ نواب خان، ۸۔ محمد افضل

۹۔ میر عبدالغفار ۱۰۔ صوفی محمد کریم

مجلس عاملہ کے تمام ارکان

بھل کا انتخابی اجلاس

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن جامع مسجد کرنالوی میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل حضرات نے شرکت کی۔ مولوی عبدالحمید خطیب جامع مسجد کرنالوی، حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب خطیب جامع ارائیاں والی۔ رانا محمد رفیق صاحب، رانا شوکت علی صاحب، رانا عبدالجبار صاحب، رانا محمد جمیل صاحب دوکاندار بھل، رانا سراج دین صاحب کریانہ مرچنٹ بھل رانا خورشید علی صاحب، منشی رانا غلام شبیر صاحب چوہدری فیض علی صاحب۔ چوہدری خیر دین صاحب رانا محمد حنیف صاحب، رانا جاوید علی صاحب۔ اجلاس سے حضرت مولانا عبدالحمید صاحب خطیب جامع مسجد کرنالوی نے خطاب کیا۔ جس میں ساتھیوں سے اتحاد و اتفاق کی اپیل کی اور بزرگوں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے کی ترغیب دی۔

اجلاس سے رانا محمد رفیق نے بھی خطاب کیا اس اجلاس میں سب ساتھیوں نے حضرت درخواستی مدظلہ، اور قاید جمعیۃ مفکر اسلام مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور اجلاس میں ان دونوں حضرات کی صحت کے لیے دعا کی گئی اور جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم عمل میں آئی۔ جس کے امیر حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب اور جنرل سیکرٹری رانا جمیل احمد کریانہ مرچنٹ بھل اور خازن رانا عبدالجبار گھڑی ساز مقرر ہوئے۔

ضلع لاہور

محترم قبلہ حضرت مفتی صاحب کی ہدایت کے مطابق مولانا محمد اسحاق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور نے ضلع لاہور کے چودہ حلقوں کے امراء کو مطلع کیا ہے کہ جلد از جلد انتخابات کے لیے اپنے حلقہ کے ۱۰ کارکنوں کے نام فوراً دفتر چوک رنگ محل

انصار الاسلام کے تمام صوبائی ضلعی اور علاقائی سالاروں اور رضاکاروں کے نام

خواجہ عبدالرؤف سالارِ اعظم پاکستان کی ہدایت

الیکشن سے پہلے تمام ملک میں انصار الاسلام کے سلسلہ میں میں نے اور صوبائی سالاروں نے جو دورے اور دیگر پروگرام ترتیب دیئے تھے۔ وہ عام انتخابات کے اعلان کے بعد فی الحال ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ اب میں تمام صوبائی، ضلعی اور علاقائی سالاروں اور رضاکاروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی علاقائی، ضلعی اور صوبائی جماعتوں کے امراء و نظماء حضرات سے فوری طور پر رابطہ قائم کریں اور انتخابات میں جمعیت علماء اسلام کے امیدوار جہاں جہاں حصہ لے رہے ہیں۔ ان کے حلقہ ہائے انتخاب میں پوری سرگرمی سے کام کریں۔ پولنگ اسٹیشن پر اور جہاں جہاں بھی مناسب ہو اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں۔

(محمد عبدالرؤف)

تقرری سالار اعلےٰ صوبہ پنجاب

خواجہ محمد عبدالرؤف سالار اعظم انصار الاسلام پاکستان نے صوبائی ناظم عمومی قاری نورالحق صاحب ایڈووکیٹ کے مشورے سے مولانا محمد شفیع سالار ضلع جہلم کو انصار الاسلام صوبہ پنجاب کا سالار اعلےٰ مقرر کیا ہے۔ اور انہیں ہدایت کی ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں۔

تحصیل مری

مری: جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کے امیر مولانا قاری محمد اسداللہ عباسی نے رابطہ عوام مہم کے سلسلے میں مری کے دیہاتوں، رواٹ، اوڑہ، رینیوٹی، اور بٹ ناڑہ کا دورہ کیا۔

مولانا عباسی کے ہمراہ جمعیت علماء اسلام حلقہ بھیکا گلی کے امیر مولانا عبدالجبار صاحب عباسی کے علاوہ مولانا محمد نثار شاہ خطیب جامع مسجد سہر بنگلہ اور حافظ زاہد حسین جنرل سیکرٹری جمعیت حلقہ بدوٹ بھی تھے۔ ان موضعات میں انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ ہر جگہ اجتماعات سے بھی خطاب کیا۔ قاری اسداللہ عباسی نے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ عام انتخابات نہایت اہمیت کے حامل ہیں، ووٹ ہر شخص کے ضمیر کی آواز ہوتا ہے۔ انہوں نے عوام الناس پر زور دیا کہ عام انتخابات میں حق و انصاف کے علمبرداروں کا ساتھ دیں۔

قاری اسداللہ صاحب نے جمعیت کے پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت اس ملک میں علماء حق کی قیادت میں اسلامی نظام پر مبنی ملک میں صاف ستھرہ معاشرہ قائم کرنا چاہتی ہے۔ جو ظلم و ستم، آمریت و فسطائیت سے قطعی پاک ہوگا۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ اس عظیم مقصد کی خاطر عام انتخابات میں جمعیت علماء اسلام کا بھرپور ساتھ دیں۔ ہر جگہ لوگوں نے اپنے بھرپور تعاون کا مکمل یقین دلایا۔

حلقہ اتفاق کالونی شاہدرہ لاہور

مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۷ء بروز پیر بوقت بعد نماز عشاء جمعیت العلماء اسلام حلقہ اتفاق کالونی شاہدرہ لاہور کا اجلاس زیر صدارت جناب پیر فرید احمد صابری صاحب ہوا۔ جس میں نائب صدر جناب محمد یامین نے تلاوت فرمائی۔

بعد ازاں جناب پیر فرید احمد صابری صاحب صدر حلقہ اتفاق کالونی نے حلقہ اتفاق کالونی کے تمام ممبران کو متفق ہو کر جماعت کا کام کرنے کی تاکید فرمائی۔ تمام ممبران نے جناب صاحب صدر کو آئندہ کے لئے بھرپور توجہ سے کام کرنے کا یقین دلایا اور فیصلہ کیا گیا کہ ہر ہفتہ کے بعد ایک اجلاس

منڈی مُریدکے

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام منڈی مریدکے میں زیر صدارت ڈاکٹر عبدالحق صاحب تارڑ ہفت روزہ اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا عبدالہاشمی صاحب ڈوگر ناظم عمومی شیخوپورہ اور ناظم اطلاعات جناب حکیم عبدالحکیم صاحب ڈوگر نے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے کارکنوں پر زور دیا کہ اسلاف کی قربانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں اور اپنی کوشش تیز تر کر دیں۔

انہوں نے کہا کہ اکابر جمعیۃ کے اشارے پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ ہم اکابر جمعیۃ کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے متحدہ محاذ میں شامل جماعتوں سے کسی طرح پیچھے نہیں رہیں اور اتحاد کی فضا قائم رکھتے ہوئے آمریت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

متحدہ جمہوری محاذ ضلع شیخوپورہ کا انتخاب

گذشتہ دنوں متحدہ جمہوری محاذ کا اجلاس زیر صدارت میاں عبداللطیف صاحب منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر : میاں عبداللطیف صاحب۔ مسلم لیگ
نائب صدر : ارشد مسعود ہاشمی۔ جماعت اسلامی
جنرل سیکرٹری: مولانا محمد یعقوب ربانی جمعیۃ علماء اسلام
ناظم اطلاعات: جناب ڈاکٹر عبدالوحید صاحب خاک تحریک

جناب میاں عبداللطیف صاحب اور چوہدری نذیر احمد صاحب، ڈاکٹر عبدالحق تارڑ، مولانا عبداللطیف انور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام جماعتوں کے کارکن اتحاد کی فضا قائم رکھتے ہوئے اپنی اپنی ذمہ داری محسوس کریں۔ زیادہ سے زیادہ محاذ کے پروگرام کو لوگوں تک پہونچائیں۔ ان تمام رہنماؤں نے متحدہ محاذ کے قائدین پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ اور مندرجہ ذیل حضرات عوامی رابطہ کے لیے ضلع بھر کا دورہ کریں گے۔

۱ مولانا عبداللطیف صاحب انور امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ، میاں عبداللطیف صاحب علی حسین صاحب چیمہ، چوہدری نذیر احمد صاحب۔

علی پور ضلع مظفر گڑھ

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ کے اراکین کا ایک اہم اجلاس جامع مسجد مدنی میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا سعید احمد صاحب نے کی۔ اور تحصیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کثرت رائے سے منتخب ہوئے۔

سرپرست : مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب۔
" : مولانا الٰہی بخش "
" : مولانا عبدالرحیم "
امیر : مولانا مشتاق احمد "
نائب امیر : مولانا غلام محمد شہر سلطان "
" : مقبول احمد خان "
" : مولانا عطاء الکریم "
" : مولانا عبدالرحیم "
ناظم اعلیٰ : مولانا منظور الحق
ناظم : حافظ محمد رمضان
" : مولانا عبدالرحمن
" : فضل احمد خان
" : نیاز رسول خان
سالار : مولانا عبدالقادر
سیکرٹری اطلاعات : مولانا ڈاکٹر عبداللہ خان

نیز مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

یہ اہم اجلاس حکومت پاکستان اور خصوصاً تحصیل علی پور کے افسران سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ شیعہ ذاکرین، سرپرست اور لائسنسداران نے صحابہ کرامؓ کے خلاف بذریعہ لاؤڈ سپیکر سب و شتم کر کے کھلم کھلا چیلنج دے کر اہل سنت کے دل مجروح کیے ہیں اور اشتعال دلانے کے لیے چند غنڈوں کو بار بار اکسایا گیا۔ لہٰذا انہیں کیفر کردار تک پہونچایا جائے۔

منچن آباد

انجمن اصلاح الطلباء مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت محمد اقبال اختر ناظم شعبہ ثانیہ منعقد ہوا۔ جس میں حاف عبداللطیف کی اچانک موت پر گہرے رنج و غ اظہار کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ مرحو کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے او پس ماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

مرحوم انجمن اصلاح الطلباء مدرسہ اسلا صادقیہ عباسیہ کا سرگرم کارکن تھا۔

منجانب : انجمن اصلاح الطلباء مدرسہ مذکو شعبہ ثانیہ

دریا خان

سرپرست : پیر طریقت حضرت صاحبزادہ جان محمد ص خانقاہ سراج الاولیاء
صدر : حضرت مولانا غلام فرید صاحب مہتمم مد عربیہ فاروقیہ۔ دریا خان۔
نائب صدر : مولانا حافظ محمد امیر صاحب خطیب جا محبوبیہ توکلیہ۔
ناظم اعلیٰ : چوہدری عبدالحمید نسیم صاحب۔
ناظم : چوہدری مقصود احمد صاحب۔
ناظم نشریات : مولانا محمد الیاس صاحب۔
خازن : چوہدری شاہ محمد صاحب۔

حویلیاں (ضلع ایبٹ آباد)

امیر : مولانا ذوالفقار صاحب۔
نائب امیر : مولانا قاری محمد یونس صاحب
" " : علی بہار خان صاحب
ناظم اعلیٰ : قاری حاکم دین "
سیکرٹری اطلاعات : ملک نجف خان صاحب
خازن : غلام حسین صاحب۔
سرپرست : منصور خان صاحب۔

اجلاس میں مولانا شفیق الرحمن صدر حزب الاحناف ہزارہ ڈویژن مولانا عبدالرشید اور ابن مولانا حکیم عبدالسلام نے اپنی تقاریر میں اسلامی نظام پر روشنی ڈالی۔

حافظ نورالدین صاحب کو ضلع لاہور کا محصل مقرر کیا ہے لہٰذا ان کے ساتھ جماعتی احباب ہر قسم کا تعاون فرمائیں۔

طلباء کی دُنیا :   ترتیب : غلام اللہ خان لاہور

طُلبا اخلاص اور استقلال کے ساتھ جدوجہد جاری رکھیں

شیخ درخواستی مدظلہٗ

مرکزی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ۲۳ جنوری کو لاہور میں ہوگا

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلسِ عاملہ کا اجلاس ۸ - ۹ جنوری ۸۸ء کو مرکزی دفتر لاہور میں مرکزی صدر جناب میاں محمد عارف صاحب کی صدارۃ میں منعقد ہوا۔ جس میں جماعتی صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا اور تنظیمی امور سے متعلق اہم فیصلے کیے گئے۔ مرکزی ناظم مالیات کے لیے جناب محمد اجمل قادری صاحب کو منتخب کیا گیا جبکہ مرکزی مجلسِ شوریٰ درج ذیل اراکین پر مشتمل قرار دی گئی۔

۱۔	میاں محمد عارف	صاحب	گوجرانوالہ
۲	جاوید ابراہیم پراچہ	"	پشاور
۳	ندیم اقبال اعوان	"	بہاولپور
۴۔	سید سراج احمد شاہ	"	امروٹ
۵	سکندر خان عیسیٰ خیل	"	کوئٹہ
٦	محمد فاروق قریشی	"	لاہور
۷	حافظ بشیر احمد کمال	"	مردان
۸	عبدالرؤف ربانی	"	گوجرانوالہ
۹	محمد اسلم شیخ	"	میرپور خاص
۱۰	غلام رسول مینگل	"	کوئٹہ
۱۱	محمد اجمل قادری	"	لاہور
۱۲	غلام اللہ خان	"	"
۱۳	عبدالحکیم اکبری	"	بھکر
۱۴	فضل الرحمٰن	"	پشاور
۱۵	ظہیر میر	"	لاہور
۱٦	محمد اقبال شروانی	"	جھنگ
۱۷	ڈاکٹر رشید یزدانی	"	بہاولپور
۱۸	محمد رفیق	"	کراچی

فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۳ جنوری بروز اتوار کو لاہور منعقد ہوگا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام صوبائی جماعتیں اپنے اپنے ضلعی نمایندگان کے اجتماعات اواخر جنوری تک منعقد کریں اور صوبائی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے موجودہ صورتِ حال کی نزاکت کے مطابق اپنے حلقہ میں علماء حق کی حمایت میں حتی المقدور جدوجہد کریں۔

اجلاس کے آخر میں شیخ درخواستی مدظلہٗ نے اراکینِ عاملہ کو ہدایت کی کہ کام کے لیے ہمیشہ تین چیزوں کو مدنظر رکھیں۔

(۱)

سب سے پہلے اخلاص کا ہونا ضروری ہے جو کام بھی کریں اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مقصود ہو۔ مخلوق کا خوف دل میں رکھنے کی چیز نہیں۔ صرف خالق کائنات کا خوف ہونا چاہیے جس کام میں اخلاص کا عنصر شامل ہوگا وہ کام انشاء اللہ بطریقِ احسن انجام ہوگا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی شامل ہوگی۔ اور ہر مرحلے پر نصرتِ ایزدی مخلص مجاہدوں کو خوش آمدید کہے گی۔

(۲)

جدوجہد کے لیے دوسرا عنصر استقلال ہے اخلاص کے ساتھ جب کسی کام کی ابتدا کی جائے تو اس کے بعد مستقل مزاجی کے ساتھ اس پر کاربند رہنا چاہیے اس راہ میں پھر جس قدر مصیبتیں درپیش آئیں، مظالم کے پہاڑ خواہ کسی انداز سے ٹوٹیں، طعن و تشنیع کے پتھر خواہ کسی طرف سے آئیں پائے استقلال میں اضمحلال نہیں آنا چاہیے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اخلاص کے ساتھ اپنی جدوجہد کا آغاز کیا تو نمرود نے مظالم کی انتہا کر دی۔ حتی کہ آگ میں حضرت خلیل اللہؑ کو ڈال دیا گیا، لیکن وہ اس جان لیوا مرحلہ پر خوش تھے کہ وہ سب کچھ اللہ کی رضا کے لیے کر رہے ہیں۔ اور خدا جس انداز میں راضی ہو کرنا چاہیے۔ خالقِ کائنات نے فرشتوں کا نزول فرمایا کہ ابراہیمؑ کی خواہش پر آگ کو بجھا دیا جاتے، لیکن حضرت ابراہیم جو استقلال کے ہمالہ تھے فرشتوں کو کہا کہ تم چلے جاؤ۔ مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔ اگر میرا خدا مجھے اس حال میں دیکھ کر خوش ہے تو مجھے اور کیا چاہیے جیسے وہ چاہے میں خوش ہوں —!!

پھر آپ نے دیکھا کہ خدا نے استقلال کی برکت سے آتش نمرود کو سبد گل بنا دیا۔ کیا سب باتیں سننے کے لیے ہیں؟ نہیں! بلکہ ان اصول و ضوابط پر اگر آج بھی عمل کیا جائے تو نتیجہ میں مماثلت ہو سکتی ہے۔

آج بھی گر ہو براہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

ہمارے پیارے نبی رسول الثقلین، نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی استقلال اور عزیمت کی اس قدر مثالیں پیش کی ہیں کہ صرف انہی کو بیان کرنا خود ایک بہت بڑا کام ہے۔

وادیٔ طائف، بدر و حنین کے معرکے حتیٰ کہ مکہ کی گلیاں تک گواہ ہیں کہ رسولِ خداؐ کے قدم بڑی سے بڑی مشکل میں بھی لرزہ براندام نہیں ہو سکے۔ آخر ہم بھی ان کے نام لیوا ہیں اور ان کی یہ سیرت کا پہلو بھی ہمارے ہی لیے ہے، ہم نے ہی اس پر عمل کرنا ہے۔ تو عزیزانِ گرامی ہر مصیبت اور مشکل میں صبر کے ساتھ جدوجہد جاری رکھیں اور جو آفت بھی نازل ہو اس کا خندہ پیشانی

سے استقبال کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ خدا اس کا اجر دیں گے

(۳)

اخلاص اور استقلال کے بعد تیسری چیز جس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ خود کسی عہدے کا خواہش نہ کریں اور خودنمائی کے جذبہ کی تسکین کے تمام عناصر کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں، اگر جماعت کوئی ذمہ داری سپرد کرے تو ٹھیک ورنہ خود خواہش نہ کریں کہ میں فلاں عہدہ حاصل کروں۔ جب جماعت کسی ساتھی کو کوئی ذمہ داری سپرد کرے تو وہ دیانت و امانت کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ اور دیگر ساتھی اس کے ساتھ تعاون کریں، کوئی ذمہ دار ساتھی اپنی ذمہ داری سے ناجائز فایدہ نہ اٹھائیں۔ وہ دوسرے ساتھیوں پر خود کو حکمران نہ سمجھے اور دوسرے ساتھی تنظیم کی اہمیت کے پیش نظر اپنے ذمہ دار دوستوں کے احکام کی تعمیل کریں اس طرح باہمی تعاون کے ساتھ جدوجہد جاری رکھیں اور جب کسی تنظیم میں درج بالا تینوں عناصر ہوں تو نتائج بھی بہتر ہوں گے۔

جمعیۃ طلبا اسلام کا ہر کارکن ان تینوں اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جدوجہد کرے۔ میری دعائیں جمعیۃ طلبا اسلام کے ہر رکن کے لیے وقف ہیں۔! اللہ تعالیٰ آپکا حامی و ناصر ہو۔ حضرت شیخ درخواستی مدظلہ کی دعا کے ساتھ اس بابرکت اجلاس کا اختتام عمل میں آیا ——

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ

جمعیۃ طلبا اسلام

پاکستان، کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اولین اور انتہائی اہم اجلاس ۲۳ جنوری ۱۹۷۳ء بروز اتوار کو مرکزی دفتر لاہور میں منعقد ہو گا جسکی صدارت مرکزی صدر میاں عارف صاحب کریں گے، جس میں تازہ ترین صورتِ حال سے متعلق فیصلے کیے جائیں گے

تمام اراکین مجلس شوریٰ وقت پر تشریف لاکر اپنی ذمہ داری کا ثبوت مہیا کریں۔

والسلام
محمد فاروق قریشی
ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام
پاکستان۔

اجلاس جمعیۃ طلبا اسلام

پنجاب

جمعیۃ طلبا اسلام پنجاب کے تمام ضلعی صدر اور نظماء عمومی کا اہم اجلاس ۲۲ جنوری بروز ہفتہ صوبائی دفتر شاہ عالم لاہور میں صوبائی صدر ندیم اقبال اعوان کی صدارت میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ تمام صدر اور نظماء عمومی اپنے اپنے ضلع کی تنظیمی صورت حال کا جائزہ اور سرگرم مقرر طلبا کی فہرستیں لے کر بروقت تشریف لائیں۔

والسلام
عبدالرؤف ربانی
ناظم عمومی
جمعیۃ طلبا اسلام
پنجاب۔

ایڈیٹر کے نام

ریلوے میں بڑھتی ہوئی دھاندلیاں

ممتاز علی بھٹو توجہ کریں

محترم ایڈیٹر صاحب،

اسلام علیکم!

میں آپ کے موقر جریدے کے ذریعے وزیر مواصلات جناب ممتاز بھٹو کی توجہ ان دھاندلیوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جو آئے دن ریل میں سفر کرنے والے مسافروں کے ساتھ پیش آتی رہتی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ ان دھاندلیوں کو دیکھ کر ہر درد دل رکھنے والا شخص خون کے آنسو بہاتا ہے۔ مگر ریلوے انتظامیہ کے کارندے ہیں کہ کان میں جوں تک نہیں رینگتی آپ خود اندازہ لگائیں کہ اگر کوئی شخص ریل میں سفر کرنے کے لئے جائے اور اسے کوئی گاڑی میں چڑھنے نہ دے۔ ٹرین کے ہر ڈبے سے اسے دھکوں اور جوتوں سے نوازا جائے اور ریلوے منتظمین یہ سب کچھ تماشائی بنے دیکھتے رہیں۔ اور اس کی کسی قسم کی مدد کرنے کے بجائے اسی پر برس پڑیں۔ اور وہ اسی ششش و پنج میں مبتلا ریل کو اپنی آنکھوں سے اوجھل ہوتا ہوا دیکھے تو ایسے مسافر کی حالت کیا ہو گی ؟

حقیقت یہ ہے کہ اس صورت حال کی ذمہ داری ریلوے انتظامیہ پر ہے۔ خصوصاً پولیس والوں نے ریل کے سفر کو دشوار بنا دیا ہے۔ کیونکہ پولیس اور دیگر عملہ نے ریل کے ہر ڈبے میں اپنے لئے نشستیں مخصوص کر رکھی ہیں۔ حتیٰ کہ قلی اور ڈرائیور تک اس جرم میں ملوث ہیں اور جب تک مسافر ان حضرات کی جیب گرم نہیں کرتے۔ اس وقت تک انہیں ریل میں چڑھنے کی اجازت نہیں یہ چند باتیں مبنی بر حقائق ہیں وزیر مواصلات سے انسانیت کے نام پر پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس صورت حال کا تدارک کریں اور بے بس مسافروں کو ظالم بھیڑیوں سے نجات دلائیں۔

(محمد طفیل)

ناظم عمومی جمعیت العلماء اسلام ضلع سانگھڑ سرحد

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب،

سلام مسنون!

سید فضل الرحمان شاہ صاحب احرار کا دو ماہ کے لئے ضلع جھنگ کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے آپ کو یاد ہو گا کہ اس سے قبل شاہ صاحب پر ضلع میانوالی میں کیس چل رہا ہے اور ضمانت پر رہا ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع میانوالی میں بھی ان کا داخلہ بند ہے۔ اب ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ نے دو ماہ کے لئے پورے ضلع جھنگ میں داخل ہونے پر پابندی لگا دی ہے۔

آخر یہ کیا وجہ ہے حکومت اتنے ظلم و تشدد کیوں کرتی ہے۔ کیا یہی جمہوریت ہے کیا یہی پاکستان میں آزادی کا مطلب ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ظلم و تشدد سے باز آئے اور علمائے حق کو آزادی سے تبلیغ دین کرنے دے۔

بروز جمعہ جامع مسجد سلانوالی میں پرزور مطالبہ کیا گیا کہ مولانا سید فضل الرحمان شاہ صاحب احرار کو آزاد کیا جائے۔ اور مقدمات واپس لئے جائیں

(سید طارق حسین)

سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج سرگودھا

محترمی جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ترجمان اسلام

سلام مسنون!

مندرجہ ذیل قرار داد جو جہلم شہر و مضافات کی جامع مساجد میں بر موقع جمعہ ۲۴ دسمبر ۷۶ء مطابق ۲ محرم ۱۳۹۷ھ متفقہ طور پر پاس ہوئی، اپنے پرچہ ہفت روزہ ترجمان اسلام میں شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

قرار داد

مسلمانان اہل سنت والجماعت جہلم و مضافات کا یہ عظیم اجتماع حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر تحریک خدام اہل سنت والجماعت پنجاب اور ان کے صاحبزادے قاضی ظہور حسین صاحب کی پے در پے گرفتاری جس کی وجہ سے تمام اہل سنت والجماعت کے جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں۔ کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب جو پیرانہ سالی کے علاوہ بیمار بھی ہیں کو جلد رہا کر کے ملک کی فضا کو سازگار بنا دیں۔

(محمد شریف عابر)

مکرمی جناب ایڈیٹر ترجمان اسلام

اسلام علیکم!

میں آپ کی وساطت سے حکام بالا کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جکر ضلع جہلم کی زیر تعمیر جامع مسجد کے لئے سیمنٹ نہیں دی جا رہی۔ جس کی وجہ سے نمازی سخت پریشان ہیں مسجد کی چھت کا کام سیمنٹ نہ ملنے کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔

(مفتی رشید احمد ارشد)

مہتمم مدرسہ و خطیب مسجد جکر ضلع جہلم۔